

تعمیر حیات

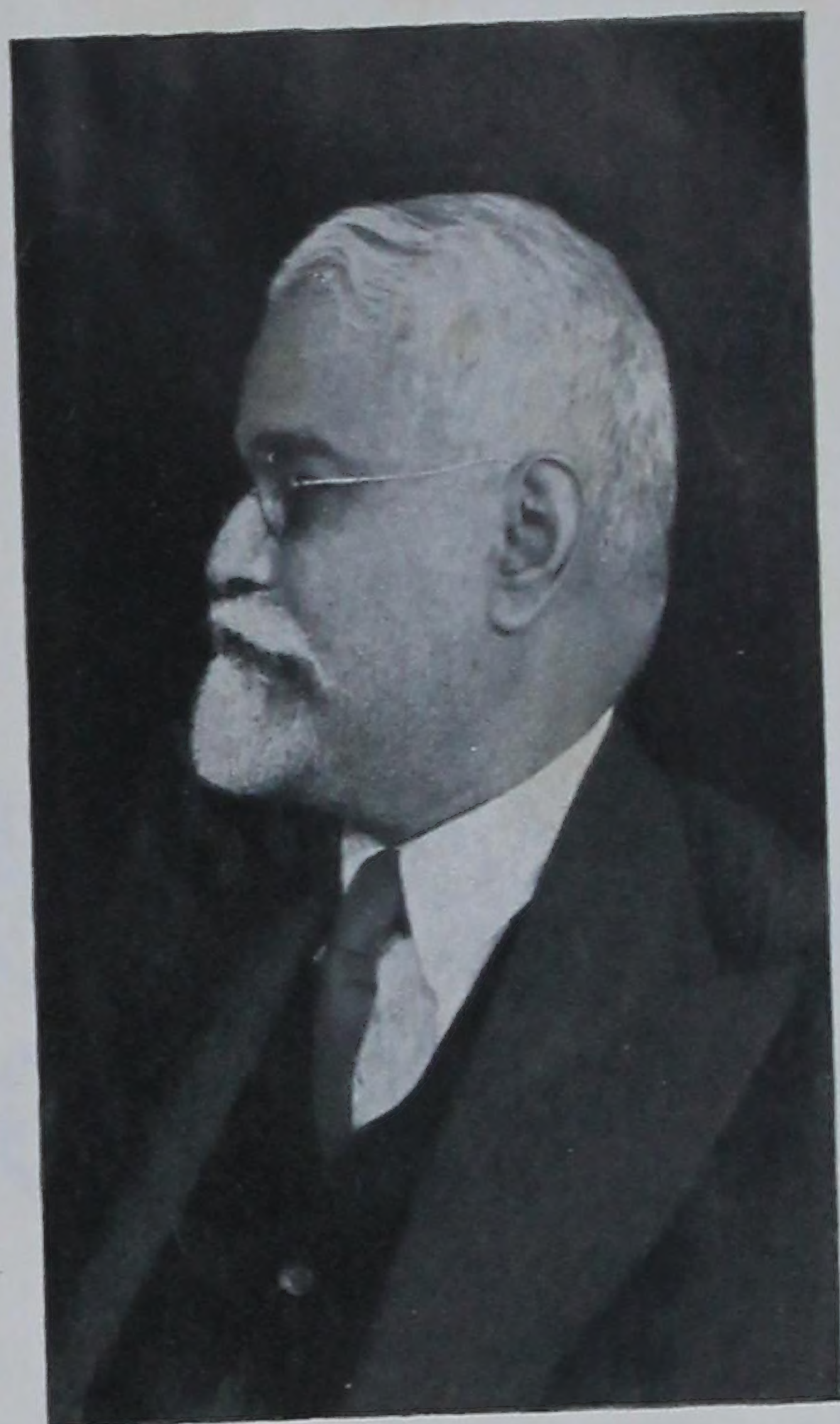
$$\frac{51}{54/B}$$

مجلس علمیه
تقریرات

جملہ حقوق بحق مصنف محفوظ ہیں



شیخ غلام محمد انند سنسرا آجران کتب
قرآن منزل مائیم بار ابرام الدل منکر گشت



تعمیرات

987

حافظ محمد ولایت اللہ

کتب پبلشرز لمیٹڈ بی بی (۱)

طبع اول

اگست ۱۹۶۹ء

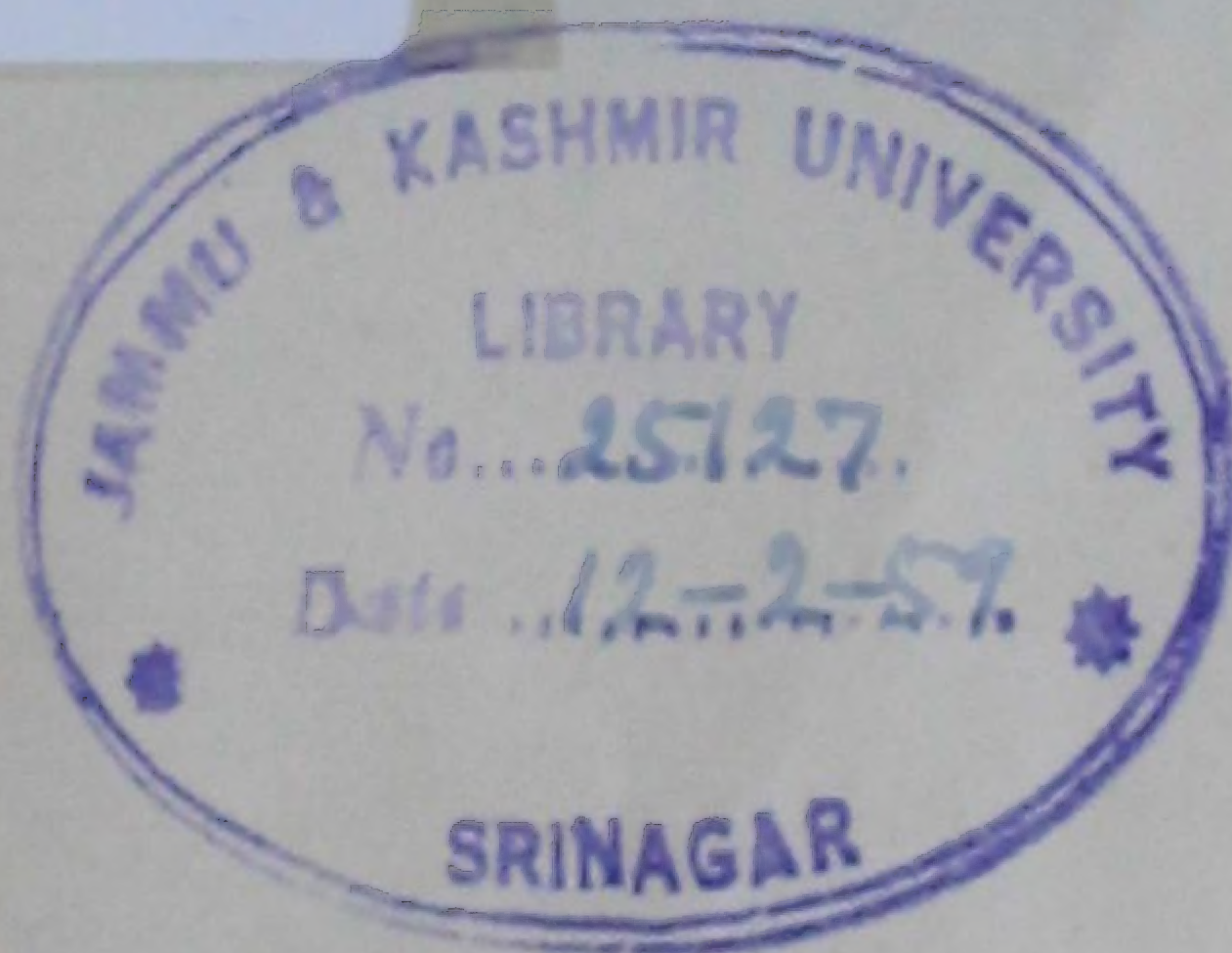
U
278 م
CHECKED

891.41

M.44T

عنو

cat



ST U

1M

فیروز مستری نے قادری پریس نور منزل محمد علی روڈ ممبئی
سے چھپوا کر کتب پبلشرز لمیٹڈ ریگل بلڈنگ ایپالونبدر

ممبئی سے شائع کیا

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۵

حامداً و مصلیاً

گزارش

تعمیر حیات ایک اصلاحی نظم ہے جو ایشیا کی بیشتر قوموں کی اخلاقی،
تمدنی اور اقتصادی پستی کی موجودہ حالت کے متعلق لکھی گئی ہے۔
مسلمانانِ عالم کی حالت پر زیادہ وضاحت اور تفصیلات کے ساتھ
تبصرہ کیا گیا ہے حقائق کے پردہ و بیان کے ساتھ دونوں کو صنعت
و حرفت کی طرف متوجہ ہونے کی تلقین کی گئی ہے

میں نے یہ کہ محترم ناظرین اس کو شرفِ ملاحظہ بخشیں گے اور
سب اہل وطن عموماً اور مسلمان خصوصاً اس کے مطالعہ سے کسی حد تک
مستفید ہوں گے۔

هـ

تكملة

شأننا

بأنه كان في شهر ربيع الأول سنة ١٢٠٠
في دار الحكومة في مدينة القاهرة
تلك التجهيزات التي كانت في دار الحكومة
تلك التجهيزات التي كانت في دار الحكومة
تلك التجهيزات التي كانت في دار الحكومة
تلك التجهيزات التي كانت في دار الحكومة
تلك التجهيزات التي كانت في دار الحكومة
تلك التجهيزات التي كانت في دار الحكومة
تلك التجهيزات التي كانت في دار الحكومة
تلك التجهيزات التي كانت في دار الحكومة

١٢٠٠

١٢٠٠

تعمیر حیات

ایک صلاحی نظم جس میں ایشیائی اقوام کو عموماً اور مسلمانان
عالم کو خصوصاً صنعت و حرفت کی طرف متوجہ ہونے کی تلقین کی
گئی ہے

حافظ محمد ولایت اللہ

ت

الحمد لله الذي
جعلنا من عباده

الغالبين

محمدا

تعداد و اشعار	نظم کے حصے اور ان کے عنوانات	عدد و شمار
۱ - ۱۴	مہمید۔ اقوام عالم پر توازن کی نظر	۱
۱۵ - ۲۸	کائنات۔ مجموعہ الطاف الہی	۲
۲۹ - ۴۲	تخلیق پر صنایع۔ ارتقا مقصد آفرینش	۳
۴۳ - ۵۶	عجائبات تخلیق کے انکشافات	۴
۵۷ - ۷۰	حسن تخلیق عالم	۵
۷۱ - ۸۴	اشیاء میں قدرت کی دست کاری	۶
۸۵ - ۹۸	انسان کا بتدریج ارتقا	۷
۹۹ - ۱۱۲	ذہن انسان کی ہمہ گیر وسعت	۸
۱۱۳ - ۱۲۶	اسرار آفرینش	۹
۱۲۷ - ۱۴۰	تشکر اور عبادت	۱۰
۱۴۱ - ۱۵۴	موجودات کی فرائض اور ان کی تسبیح	۱۱
۱۵۵ - ۱۶۸	تجسس راہ ترقی	۱۲
۱۶۹ - ۱۸۲	ملائیک اور بنی آدم کے حلقہ ہائے عمل اور ان کے مختلف فرائض	۱۳
۱۸۳ - ۱۹۶	دین و دنیا کی کج بانی	۱۴
۱۹۷ - ۲۱۰	ترقیات از ابتداء عالم	۱۵
۲۱۱ - ۲۲۴	مناظر قدرت سے استفادہ۔ بھاپ کی قوت	۱۶
۲۲۵ - ۲۳۸	قوت برقی	۱۷

تعداد اشعار	نظم کے حصے اور ان کے عنوانات	عدد شمار
۲۳۹ - ۲۵۲	پیرول کی دریافت	۱۸
۲۵۳ - ۲۹۶	موٹر کار کی ایجاد	۱۹
۲۸۰ - ۲۹۶	پرداز کا ہنر	۲۰
۲۹۴ - ۲۸۱	ایستہر کی دریافت اور ریڈیو کی ایجاد	۲۱
۳۰۸ - ۲۹۵	ایجادات کے عجائبات	۲۲
۳۲۲ - ۳۰۹	اہل یورپ کا شوق ارتقا	۲۳
۳۳۶ - ۳۲۳	اہل یورپ کا شوق جدت اور ان کی جودت و ہمت	۲۴
۳۵۰ - ۳۳۶	معاون پر حصول قدرت	۲۵
۳۶۲ - ۳۵۱	اہل یورپ کی اعلیٰ انتظامیہ قابلیت	۲۶
۳۶۸ - ۳۶۵	یورپ کا ڈسپلن - ایشیا میں خود سری	۲۷
۳۹۲ - ۳۶۹	ایشیائی کا غلط موازنہ خود	۲۸
۴۰۶ - ۳۹۳	مشرقی اور مغربی کے چند خاص مشاغل	۲۹
۴۲۰ - ۴۰۶	مسلمانوں کی عام اقتصادی پستی	۳۰
۴۳۲ - ۴۲۱	اسلام کا ماضی و حال	۳۱
۴۴۸ - ۴۳۵	علم طبیعیات و تحقیقات سے عدم توجہی	۳۲
۴۶۲ - ۴۴۹	مسلم ممالک کی حالت	۳۳

تعداد و اشعار	نظم کے حصے اور ان کے عنوانات	عدد شمار
۴۶۳ - ۴۶۴	مسلم ممالک کی تجارت	۳۴
۴۶۶ - ۴۹۰	مسلم کی قدامت پسندی	۳۵
۴۹۱ - ۵۰۴	تغییرات عالم سے مسلمانوں کی بے اتفاقی	۳۶
۵۰۵ - ۵۱۸	افلاس کی بدولت وطن اور ایمان کی تسبہا ہی	۳۷
۵۱۹ - ۵۳۴	پستی اخلاق	۳۸
۵۳۳ - ۵۴۶	انتہائی زوال	۳۹
۵۴۷ - ۵۶۰	تنظیم و ضابطہ کا فقدان	۴۰
۵۶۱ - ۵۷۴	گداگری	۴۱
۵۷۵ - ۵۸۸	وریوزگی کا عروج خودداری کا زوال	۴۲
۵۸۹ - ۶۰۲	مسلم مہاجرین کی شان ہجرت	۴۳
۶۰۳ - ۶۱۶	علماء کی بے اتفاقی	۴۴
۶۱۷ - ۶۳۰	مساجد میں نزاعات	۴۵
۶۳۱ - ۶۴۴	مواعظ میں ماحول سے بے اتفاقی	۴۶
۶۴۵ - ۶۵۸	جدید ترقیات کے نسبت علماء کا خیال	۴۷
۶۵۹ - ۶۷۲	احکامات پر متضاد فیصلے	۴۸
۶۷۳ - ۶۸۶	تعلیم سائنس کی مخالفت	۴۹

تعداد اشعار	نظم کے حصے اور اسکے عنوانات	عدد شمار
۶۰ - ۶۸۶	مسلم زوال کے حقیقی اسباب	۵۰
۶۱۲ - ۶۰۱	توکل بے محنت	۵۱
۶۲۸ - ۶۱۵	مناظر عالم کے سبق آموزی	۵۲
۶۴۲ - ۶۲۹	قدر انساں بمقدار ہنر	۵۳
۶۵۶ - ۶۴۳	قدر جوہر	۵۴
۶۶۰ - ۶۵۶	مسلمانوں میں ہنر کا فقدان	۵۵
۶۸۴ - ۶۶۱	حیثیتا بے وقار	۵۶
۶۹۸ - ۶۸۵	زرین مستقبل کا خواب	۵۷
۸۱۲ - ۶۹۹	فکر مستقبل کی ضرورت	۵۸
۸۲۶ - ۸۱۳	ضعف و صرفت کی ضرورت	۵۹
۸۴۰ - ۸۲۶	جنت اور دنیا کے مختلف مشاغل	۶۰
۸۵۴ - ۸۴۱	حیثیتا بے مقصد	۶۱
۸۶۸ - ۸۵۵	علماء اور واعظین سے خطاب	۶۲
۸۸۲ - ۸۶۹	حیات طیبہ	۶۳
۸۹۶ - ۸۸۳	اتمام محبت	۶۴
۹۱۰ - ۸۹۶	اختتام کلام	۶۵

۱۔ مہتید اقوام عالم پر توازن کی نظر

- ۱۔ چاہتا ہے دل کروں درد دروں اپنا رقم
خامہ نکچیر بن جائے مرا مضاربِ غم
- ۲۔ جب ہوئی اقوام عالم پر توازن کی نظر
کوی بالائے فلک بے کوئی فرشِ خاک پر
- ۳۔ صنعت و ایجادیں ہے اہل یورپ کو کمال
ایشیائی کاہنیں ہے اس طرف اب بھی خیال
- ۴۔ عام ہے لوگوں میں جدت اور عرفت کی کمی
کب سمجھیں گے کہ یہ کوشش ہے جزو زندگی
- ۵۔ ارتقا آئین قدرت سے رہے گا نقبِ لا
جو نہ بدلیں گے مسلسل ہو جائیں گے خراب
- ۶۔ فطرتاً انسان میں نسیان و خطا ہے ناگزیر
تجربے سے اہل دانش ہوتے ہیں عبرت پزیر
- ۷۔ ہوش مندوں کیلئے ہوتی ہے ہر ٹھوکر سبق
اونکو نا کامی بتا دیتی ہے اکثر راہِ حق

۸ ساتھ دے کوئی زمانے کا تو وہ دیتا ہے ساتھ

راہ اُس کی جب چلو وہ ہاتھ میں لیتا ہے ہاتھ

۹ مردہ ہے انسان نہ ہو جس میں اثر احساس کا

فرق ہوتا ہے خرد سے سنگ اور الماس کا

۱۰ ارتقا میں جا رہی ہے ساری دنیا پیش پیش

امتِ مسلمہ دور افتادہ خوش بحال خوش

۱۱ یہ جمہور اقتصادی اور اخلاقی زوال

انتہائی ہے مگر کچھ بھی نہیں اُس کو ملال

۱۲ اک سبق پیش نظر ہے شام میں رنگِ شفق

آب و تاب روز روشن کا ہے جو آخر ورق

۱۳ قوم میں فی نفسہ جب تک تغیر خود نہ ہو

انقلابی حادثہ ہوتا نہیں اس قوم کو

۱۴ امتِ وسطہ بنی تھی رہ نمانی کے لئے

اب وہ ہے افراد میں باقی گدائی کے لئے

۱۵ سورہ عہد رکوع ۲ - اِنَّ اللّٰهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰی يُغَيِّرُوْا مَا اَنْفُسُهُمْ

۱۶ پارہ ۲ - وَكَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسْطًا لِّتَكُوْنُوْا شٰهَدًا عَلٰی النَّاسِ

۲۔ کائنات مجموعۃ الطواف الہی

- ۱۵۔ اس جہاں کی آفرینش کا ہے اعلیٰ مدعا
قول قرآن ہے نہیں تخلیق اسکی باطلا
۱۶۔ تجسس باریت فیہا کی اک تفسیر ہے
یہ مقولہ راست ہے تدبیر ہی تقدیر ہے
۱۷۔ کوشش و کاوش ہے انسان کی نشو و نما
اس جہاں میں اُس کی ہستی ہے برائے ارتقا
۱۸۔ فطرت اشیاء میں رکھی ہیں ہزاروں نعمتیں
اُن کے حصے میں ہیں جو ان کیلئے محنت کریں
۱۹۔ جس نے کوشش کی ہو ان صنعتوں پر مستفید
جستجو سے اُس کے ہاتھ آئی خزانوں کی کلید
۲۰۔ زیست کے اعلیٰ مدار چہند نے حاصل کئے
کاہلی سے یہ وسائل چہند نے باطل کئے
۲۱۔ زندگی انسان کی پاتی ہے کوشش سے جلا
کاہلوں کا شغل ہے کرتے ہیں قسمت کا گلہ

رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هَذَا بَاطِلًا
وَبَارِكْ فِيهَا وَقَدْ رَفِئَهَا اقْوَاتِهَا

ط۔ سورہ آل عمران آخری رکوع ۶

ط۔ سورہ حم مجدہ رکوع ۲۶

- ۲۲۔ جستجو کرنے سے زیر خاک نکلا سیم وزر
 سنگ میں الماس ہے اندر صدت کر ہے گہر
- ۲۳۔ بارش رحمت کا اکثر بیش خیمہ ہے غبار
 ہر جڑی بوٹی میں مخفی ہیں فوائد دشمار
- ۲۴۔ پتے پتے میں یہاں امراض کی اکیر ہے
 درد انسان کے لئے تاثیر میں جو تیر ہے
- ۲۵۔ دھوپ میں رنگوں میں تاریکی میں پانی میں علاج
 سیکڑوں امراض کے مخفی ہیں مٹی میں علاج
- ۲۶۔ ایک چٹکی خاک میں درماں ہزاروں ہیں یہاں
 اس طرح اللہ نے پیدا کیا ہے یہ جہاں
- ۲۷۔ اس بیاں کی طب یونانی ہر اک بین گواہ
 اکس رے کا کام کرتی تھی حکیموں کی نگاہ
- ۲۸۔ ترک کر کے جستجو۔ بدلاجب اونکا التفات
 مختصر ہوئی گئی زباں بعد اونکی کائنات

تخلیق صناع

۳۔

ارتقاء انسان مقصد آفرینش عالم

۲۹ صانع کامل کی ہر تخلیق ہے حکمت کیساتھ!

اس جہاں کی آفرینش ہے بڑی صنعت کیساتھ

۳۰ پتے پتے سے عیاں ہر رحمت پروردگار

گھاس کے تنکے میں مخفی ہیں غذا میں بے شمار

۳۱ ذرہ ذرہ ہر زمیں کا اپنے اندر صد جہاں

اوس میں ایسی قوتیں خالق نے رکھی ہیں نہاں

۳۲ ہر درخت بہر باد و خاک سر پایا ہے قوت

اس میں نہریں ہیں تری کی مثل تار عنکبوت

۳۳ تخم پیدا ہے شجر سے تخم میں پہاں شجر

ایک دانے میں مژلاکھوں میں اندر یک دگر

۳۴ ایک شے ایسی نہیں دنیا میں جو بیکار ہے

خاک رہ زیر قدم گنجینہ اسرار ہے

۳۵ صنعت تخلیق سے دنیا ہے اک کامل نظام

کر رہی ہے جو مقرر ہو گیا ہر چیز کام

۳۶۔ جملہ اشیا میں تعلق خاص ہے با یک دگر

گو بظاہر منتشر آنکھوں کو آتی ہیں نظر

۳۷۔ صنعتوں اور حکمتوں کا ہے خزانہ یہ زمیں

جستجو سے اوس میں لاکھوں نعمتیں ظاہر ہوئیں

۳۸۔ ہے ہمارے گرد اک گہوارہ رحمت ہو ا!

اس فضا میں بھی نہیں ہے ندرتوں کی انتہا

۳۹۔ رب کا دریائے کرم بالآخر بھی ہو رواں

موجزن زیر فلک ہیں رحمتوں کی ندیاں

۴۰۔ کوہ سے دریا ہیں پیدا ساتھ لیس کر غنیمت

سطح پر لاتے ہیں اندر سے زمیں کی برکتیں

۴۱۔ رحمت خالق کو ہر شے جو یہاں موجود ہے

اوسکی فطرت میں فلاح انسان کی مقصود ہے

۴۲۔ مقصد خالق یہ ہے انسان راحت کرے

ارتقا نشائے فطرت ہو اوسے پورا کرے

۴۔ عجائباتِ تخلیق کے انحنافات

۴۳۔ رب کے احسانات کی تعداد لامحدود ہے

نفع و بہبود انسان ہر طرح مقصود ہے

۴۴۔ حکمتیں ہیں ہر گزیشہ میں اشیا کے نہاں

صنعتوں کے ساتھ ہے خوبی سے تعمیر جہاں

۴۵۔ جستجو سے منکشف ہوتے ہیں اسرار عجیب

استفادہ کرتے ہیں ان صنعتوں سے خوش نصیب

۴۶۔ راز ہیں ہر شے میں قوت آفرینی کے لئے

قابلیت آنکھ میں ہے دور بینی کے لئے

۴۷۔ کوشش و تحقیق ہے انسان کا رختِ نفع

اہل دل کو اوس میں ہے سیرِ فضا و معرفت

۴۸۔ ڈھونڈتے ہیں مرد آخر میں ترقی کنکات

کو تہ اندیشوں کی بیکاری میں کٹتی ہر حیات

۴۹۔ ہستی مورو گس انسان کو ہے اک سبق

رزق کی افراط محنت کرنیوالوں کا ہے حق

۵۰ یہ تماشا عجیب ہے ایک پانی اک زمیں
گھاس ہر پیدا کہیں اور مختلف گل ہیں کہیں

۵۱ ہے زمین خشک میں زیتون کا روغن نہاں
خاص خطے ہیں جہاں ہوتی ہر کشت زعفران

۵۲ متصل ہو کر ہے آب شور سے شیریں جدا
ایک ہر مرجاں کا مزرع بطن لؤلؤ دوسرا

۵۳ زیریا اعلیٰ مخازن اور دینے ہیں نہاں
منہمک ہیں جستجو میں اہل یورپ نکتہ واں

۵۴ ڈھونڈتی ہیں مغربی اقوام اشیاء کا قوام
ہو گیا ہے ان کے اجزا کا تجسس خاص کام

۵۵ فطرت اشیاء کی تحقیقات ہر ہمت کے ساتھ
قوتوں کی آزمائش ہوتی ہے محنت کیساتھ

۵۶ مغربی کورات دن علم و ہنر کی ہے تلاش
ڈھونڈتا ہر مشرقی شغل و ظائف ہر معاش

۱۱ سورجن رکوع ۱۱
مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ يَلْتَقِيَانِ بَيْنَهُمَا بَرْزَخُ الْأَيْسِغِينَ
يَخْرُجُ مِنْهُمَا اللَّوْلُ وَالْمَرْجَانُ

۵۔ حُسنِ تخلیقِ عام

۵۷۔ صنعتوں کی خوبیاں ہیں ذرے ذرے سے عیاں

حق یہ ہے مجموعہ اسرار ہے سارا جہاں

انکشاف ان صنعتوں کا ہے بنائے ارتقا

۵۸۔ آدمی کی آفرینش کا یہی ہے مدعا

قوتیں ہیں ابر و باران کے لئے مصروف کار

۵۹۔ نعمتیں کرتی ہیں بارش کا زمیں میں انتظار

کامرانی کا طریقہ ہے حصولِ دسترس!

۶۰۔ ایک نعمت کو جہاں ڈھونڈ ہو تو مل جاتی ہیں دس

دانہ خشک نیش میں خفتہ ہیں فصلیں صد ہزار

۶۱۔ ہر خزاں کے بعد رنگارنگ ہے دورِ بہار

غور سے دیکھے کوئی برگ گل تازہ اگر

۶۲۔ کتنے آتے ہیں نظر اوس میں صنائع کے ہنر

مخملی اندام نازک میں ہیں رنگ آمیزیاں

۶۳۔ تازگی میں اوس کی ہیں موجود دل آویزیاں

۶۴ تحفہ باغ جناں حسن مجسم در گلاب
اہل دل کو ہر ورق در معرفت کی اک کتاب

۶۵ ہے نسیم باغ جنت بہت بوئے چمن
آپ پاشی کے لئے تسنیم بھی ہے موجزن

۶۶ پھول اس دنیا میں در گویا محبت کا پیام
در مجسم اک زباں۔ اوسکی خموشی ہے کلام

۶۷ دیکھتے ہیں گل کو جب ہم دیکھتا ہے وہ ہمیں
شکل اوس کی کہتی در کچھ وہ کہے کچھ ہم کہیں

۶۸ حُسن کامل پھول کا حُسن عمل کیسا تھ ہے
پردہ رنگیں میں پوشیدہ خدا کا ہاتھ ہے

۶۹ کیسی خوبی سے در حسن آفرینش کی جھلک
پہلے غنچہ کی چٹک ہے بعد در گل کی دمک

۷۰ بار آور اور نتائج خیر ہیں گل کے صفات
صنعت خالق کو پوشیدہ ہیں لائحہ نکات

۶۔ اشیاء میں قدرت کی دست کاری

۷۱۔ چہرہ گل دیکھ کر دیکھے کوئی گل کا درخت !

ایسی شے کیسے کہاں سے آئی حیرت ہوگی سخت

۷۲۔ وہ جگہ ہے کوئی نئی ہیں رنگ اس میں جہاں

کس طرح ہوتی ہے پیدا موج نہکت اور کہاں

۷۳۔ ساخت میں اس کی ہر کچھ ایسی نزاکت رنگ و بو

کر نہیں سکتا ہر کوئی چاک برگ گل رفو

۷۴۔ دست قدرت صاف آتا ہے نظر ہر پھول میں

کتنی درجے رنگ کو ہیں اس کے عرض و طول میں

۷۵۔ آب و رنگ گل کی اک ترکیب کا گل نام ہے

مختلف رنگینیاں اس میں خدا کا کام ہے

۷۶۔ جنت لپٹی ہوئی روئیدگی کے ساتھ ہیں

ہر شگونے میں خدا کے رزق کے سوا ہاتھ ہیں

۷۷۔ کیا کریگی شاعری گل پر بلا نقش و نگار

کب یہ ممکن ہے کہ زر کا ہو ملمع سے نگار

۷۸۔ صحن گل سے پھل ہے پیدا تخم از بطن ثمر!

خفیہ دانے میں مثر ہے اور مثر میں ہے شجر

۷۹۔ خوبی تخلیق سے ایسی مرتفع ہے زمیں

اپنی اپنی جائے ہیں ہر شجر جیسے اک نگین

۸۰۔ جملہ اقسام غذا مٹی سے ہوتے ہیں عیاں

قطرہ بنیاں ہر گویا اوس پہ آب آسماں

۸۱۔ خشک داف سے یکایک ہر شجر کی ابتدا

آفرینش روح کی کرتا ہے قطرہ آب کا

۸۲۔ دست قدرت کا ہر اندر چوب کے نقش و نگار

سنگ صحرا سے عیاں ہر زمینت ابر پہاڑ

۸۳۔ انکشاف راز قدرت میں ہر صانع کی جھلک

اہل دل پاتے ہیں اوس میں نور عرفان کی چمک

۸۴۔ چاہے ہم جستجو اسرار قدرت کی کریں

صنعتوں میں حکمتیں ہیں حکمتوں میں نمائیں

۷۔ انسان کا ارتقاء بتدريج

۸۵۔ آفرینش میں یہ دنیا آخر آئی کس لئے

ذہ ذرہ میں ہر صنعت انتہائی کس لئے

۸۶۔ کیوں بنایا فطرۃً انسان کو اتنا ذہین

کی عطا جنت کے بدلے پر صنائع یہ زمیں

۸۷۔ کیوں اُسے بخشی خدا نے دولت عقل و شعور

کیوں مسخر کر دیئے اوسکے لئے نزدیک دور

۸۸۔ ابرو باراں چاند سورج اور ستارے ہر شمار

اوسکی خدمت کر رہے ہیں رات دن مصروف کار

۸۹۔ مقصد خالق جہاں کی آفرینش سے یہ ہر

ارتقاء کی منزلیں انسان کر گیا اوس میں طے

۹۰۔ رے یکساں حصہ سب کو مہربانی سے دیا

نیک قسمت ہیں جنہوں کو قدر دانی سے لیا

۹۱۔ حیث ہر اپنی ترقی میں کوئی کاہل رہے

راز ہائے صنعت و تخلیق سے غافل رہے

۱۔ سورہ ابراہیم رکوع ۵:- وَسَخَّرَ لَكُمُ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ دَائِبِينَ وَسَخَّرَ لَكُمُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ :-

۹۲۔ قابل تحقیق ہر منظر ہے انساں کے لئے

ارتقاء زندگی کے ساز و ساماں کیلئے

۹۳۔ ہے کتاب فریش رحمت حق کا ظہور

راز ہائے خفیہ سے لب ریز ہیں بین السطور

۹۴۔ تجے جس سستی انساں مثال خاک ہے

کامرانی کا طریقہ کوشش ادراک ہے

۹۵۔ درخور تخلیق ہر علم و مہر کی زندگی

بندگی خالق کی ہے افزائش تحقیق بھی

۹۶۔ دل کی بنیائی نہیں رکھتی کوئی حد نظر

عقل سے پرواز انساں بھی نہیں محتاج پر

۹۷۔ جو نہیں دنیا ترقی سے چلانے کیلئے

وہ مثال خشک ہیزم ہیں چلانے کیلئے

۹۸۔ لوگ جو اس ندرت تخلیق کے جویاں نہیں

خوبیوں میں وہ فرستے ہوں مگر انساں نہیں

۸۔ ذہن انسان کی ہمہ گیر وسعت

۹۹۔ فطرت انسان عجب گنجینہ اوصاف ہے

نسبت ماحول سے مجموعہ الطاف ہے

۱۰۰۔ عام اور بھیاں ہے بندوں کیلئے رب کرم

روبرو اسکے نہیں کوئی زیادہ اور نہ کم

۱۰۱۔ حاوی عالم دماغ انسان کا پسند کیا

ایک کوزہ میں زمیں و آسماں سب بھر دیا

۱۰۲۔ راہ بتلائی سمیع اس کو بنایا اور بصیر

امتیاز نیک و بد کیواسے بخشا ضمیر

۱۰۳۔ ایک کو آئین قدرت کل جہاں کے واسطے

قوت عقل و عمل ہے امتحاں کے واسطے

۱۰۴۔ حکمتوں سے یہ زمین و آسماں لب پر نہیں

کل مناظر چشم بنیاد میں نتاج خیر نہیں

۱۰۵۔ قابلیت پر بقائے زندگی ہے منحصر

یہ اہل قانون فطرت کو نہیں اس کو مفسر

۱۰۶ جتوے صنعتِ تخلیق ہے انساں کا فرض

آسمانی ماندہ ہے اس جہاں کا طول و عرض

۱۰۷ صانعِ کامل کی حکمت ہر عیاں تحقیق سے

ہستیِ خالق ہے ثابتِ صنعتِ تخلیق سے

۱۰۸ معرفت کا راز ہر برگِ شجر میں ہے نہاں

کر گئے اس بات کو اک بیت میں سودی سیاں

۱۰۹ علمِ تحقیقات کا انجام بھی عرفان ہے

وہ بتاتا ہے کہ اس تخلیق کی کیا شان ہے

۱۱۰ دیدہ بنیا کو ہر شے میں ہے درسِ معرفت

جلوہ خالق ہر اوسکو انکشافِ ماہیت

۱۱۱ جس ذیائے جتوے سے آفرینش کے نکات

کوئی پوچھے اوس کو اس تخلیقِ عظمیٰ کی صفات

جو کوئی اس فکرِ تحقیقات سے غافل رہا

دوسروں نے گل کئے پیدا وہ خالی گل رہا

لے، برگ درختاں سبز در نظر موشیار * ہر ورقے دفتریت معرفت کردگار!

۹۔ اسرارِ آفرینش!

۱۱۳۔ قول حق غیب السموات والارض خاص کر

ان صنائع پر اشارہ تھا بہ الفاظِ دیگر

۱۱۴۔ ندرتیں لامتناہا اشیا میں رکھی ہیں نہاں

سطح پر انسان لائے اسکا ہے یہ امتحان

۱۱۵۔ روزِ جلوے سے رازِ حق کے ہو رہے ہیں رہ نما

ہیں مسلسل جستجو میں صاحبِ فہم و ذکا

۱۱۶۔ شکلِ عالم ہو رہی ہے غیر ایجابات سے

صفحہ دنیا تغیر میں ہے ان حالات سے

۱۱۷۔ ماہیت اشیا کی تبدلاتی ہے اون کے خاص کام

ان فرائض پر ہے مبنی آفرینش کا نظام

۱۱۸۔ روزِ اول سے ترقی کا پڑا ہے سلسلہ

ایک ذرہ تک نہیں جو ایک حالت میں رہا

۱۱۹۔ رنگ گیتی کا جو ہوتا ہے تغیرِ سرِ دائمی

سوئی دنیا حضرت آدم کی ہوتی آج بھی

۱۲۰۔ سیکھتا ہے علم حق انسان موجودات سے

وہ عجائب منکشف ہوتے ہیں تحقیقات سے

۱۲۱۔ موج ایتر قوت برقی ہیں آنکھوں سے نہاں

کر رہی ہیں کاملہ صنعت کو خالق کی عیاں

۱۲۲۔ مذہبِ الام کی بالغیبت ایماں نشان ہے

صاحبِ دل کیلئے ہر چیز میں عرفان ہے

۱۲۳۔ عقل کی مشعل ہوئی انسان کی جب رہ نما

ہر ضرورت پر مہر اوس نے نیا پیدا کیا

۱۲۴۔ اہل پورپنے کئے دریافت ایتر کصفات

در تکلف مشرق و مغرب ذی اسمیں بات

۱۲۵۔ کوششوں کے کارنامے اور نتائج ہیں عجیب

فاصلے مٹ کر سمٹ کر ہو گئے باہم قریب

۱۲۶۔ ارتقاءے مادی اعجاز کا لایا یہ رنگ

ہو گئی سائنس سے غربال ہر دیوار سنگ

۱۰۔ شکر اور عبادت

۱۲۷۔ ہے یہ دنیا پر صنایع رحمتوں کی اک کتب

لغمتوں کے باب دا ہوتے ہیں بن بن کر سب

۱۲۸۔ آج کے قطر دیں ہیں دریائے رحمت بے شمار!

من وسلوئی سے ہے بڑھکر بارش ابر ہمار

۱۲۹۔ ندرتوں کے دیکھنے کو چشم مینا چاہئے

استفادہ اُن سکر کے سب کو جینا چاہئے

۱۳۰۔ کسب روزی کیلئے دن میں ہر روشن آفتاب!

شب میں کرتی ہر سکوں پیدایش شمع ماہتاب!

۱۳۱۔ دن بنایا ہے خدا نے کام کرنے کے لئے

رات ہر سب کے لئے آرام کرنے کے لئے

۱۳۲۔ حیث ہر انسان نہ لائے کام میں عقل و شعور

و کجاہل بے خبر وہ ہوں نہیں سکتا مشکور

۱۳۳۔ شکر سے مطلب نہیں ہر اعتراف احسان کا

پاؤ راحت ہونہ جنت تک شاد دل انسان کا

۱۔ سورہ تبارک رکوع ۱۔ پارہ ۳۔ وَجَعَلْنَا اللَّيْلَ لِبَاسًا وَجَعَلْنَا النَّهَارَ مَعَاشًا

۱۳۲۔ نعمتوں کی قدردانی شکر کی تفسیر ہے

شکر کے اندر نہاں انسان کی تقدیر ہے

۱۳۵۔ قدرداں ہے بندگان نیک کا رب کریم
اُس کو فرمایا کہ وہ خود بھی ہے شاکر اور عظیم

۱۳۶۔ نایب ذاتِ خداوندی ہے آدم کا وجود

جاؤ اور سزا امتحاں کی ہے یہ میدانِ شہود

۱۳۷۔ صنعتیں جس ایک مرکز پر ہیں وہ انسان ہر

مستفید اوسے نہ ہو کوئی تو یہ کفران ہر

۱۳۸۔ جو رہا ان صنعتوں اور حکمتوں کے بے خبر

شکریہ اوس کی زباں سے رسمِ بے بیشتر

۱۳۹۔ نام خالق کا فقط تسبیح پر کافی نہیں

ساتھ میں حسنِ عمل بھی چاہتی ہے یہ زمین

۱۴۰۔ جو کوئی محنت کرے اللہ اس کے ساتھ ہے

کامرانی اور ناکامی میں اپنا ہاتھ ہے

وَكَانَ اللَّهُ شَاكِرًا عَلِيمًا

وَهُوَ الَّذِي جَعَلَكُمْ خَلَائِفَ الْأَرْضِ

ط پارہ والخصنت آخر آیتہ :-

ط سورہ انفصام آخر آیتہ :-

۱۱۔ موجودات کے فرض، اُون کی تسبیح

- ۱۴۱۔ حق نے فرمایا ہر سجدہ کرتی ہیں اشیاء تمام
جملہ موجودات کا سجود ہے رب انام
- ۱۴۲۔ سوچنے والا کو ہر منظر ہے دریائے خیال
کس طرح ہر سجدہ و تسبیح رب فوج لال
- ۱۴۳۔ یہ زمیں و آسمان ہر لحظہ ہیں مصروف کار
دشت و صحرا اور جبل کو بھی نہیں دائم قرار
- ۱۴۴۔ کیوں رواں بالائے سر ہیں چاند سورج کو جہاز
کیا یہی اُون کی عبادت ہو یہی اُون کی نماز
- ۱۴۵۔ حکم کن سے اس زمیں کو گرد ہو اُون کا طواف
اس اطاعت میں نہیں ہو یک سر موخر اف
- ۱۴۶۔ سخت پابندی ہو سرگرداں یہ و خورشید ہیں
اُون کی یہ سرگرمیاں تقدیس اور تحمید ہیں
- ۱۴۷۔ کہ رہے ہیں رات دن گردش ستارے بے شمار
یہ سفر ہے دائمی تسبیح و حمد کر و گار
- ۱۔ سورہ حج رکوع ۲۔ اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يَسْجُدُ لَهٗ

۱۴۸۔ آب دریا کی صدا بھی غم سے توحید ہے

زمن کے ساتھ اور سکار قص کو یا عید ہے

۱۴۹۔ آب بنکر آب دریا پہلے آتا ہے یہاں

کر کے سیراب اس زمیں کو بھر وہ ہوتا ہے ریاں

۱۵۰۔ جمع ہوتا ہے پہاڑوں پر ذخیرہ برف کا

جس سے گرمائیں بھی ہے قائم تری کا سلسلہ

۱۵۱۔ ان پہاڑوں کی نمی کو پرورش پاتے ہیں جھاڑ

کام میں ہر لحظہ ہیں مصروف جنگل اور پہاڑ

۱۵۲۔ گونجا ہر پر سکوں ہیں زسیت پر آشوب ہے

کوئی پھل دیتا ہے کوئی پھول کوئی چوب ہے

۱۵۳۔ جملہ موجودات کی مصروفیت لیل و نہار

ہے اطاعت اور یہی ہے طاعت پروردگار

۱۵۴۔ بارش بارش دراز راق کی تفتیح ہے

اپنا اپنا کام موجودات کی تسبیح ہے

تَحْسُّسِ رَہِ تَرَقِّی

-۱۲-

- ۱۵۵۔ کس محبت سے بنایا ہے خدا ذیہ جہاں
کوئی نعمت ہر جنت میں نہیں ہر جو یہاں
- ۱۵۶۔ ذرہ ذرہ جام جم ہے آفرینش یہ تمام
ہے عجب گنجینہ اسرار اشیا کا قوام
- ۱۵۷۔ کوشش ہوتی ہیں مالا مال انعامات سے
ہر حصول کامرانی جہد و تحقیقات سے
- ۱۵۸۔ موجب رفعت ہر انسان کیلئے ہر انکشاف
تا فلک راہ ترقی اوس کو ہو جاتی ہے صاف
- ۱۵۹۔ جستجو سے خوبیاں صنعت کی پاتی ہیں ظہور
رحمتوں میں رہ کے محرومی ہمارا ہے قصور
- ۱۶۰۔ ہیں خواص انبیاء کے یکسر نعمتیں اور رحمتیں
لازمی ہر واقفیت اُن سے ہم حاصل کریں
- ۱۶۱۔ ریکانِ نشا ہے سلسل اترقا جاری رہے
یہ نہیں فردوس ہر کوشش اگر انسان کرے

۱۶۲۔ زندگی کی شان ہواشیا کی فطرت کی تلاش

قیمت الماس کرتی ہر فزوں اوس کی تلاش

۱۶۳۔ قدردانی کسوا ہوتی ہیں رب کی نعمتیں !

بہ عمل لوگوں کے حصے میں ہیں خالی حسرتیں !

۱۶۴۔ روز ہے نور سحر تجرید احساں کے لئے

ہوتی ہیں تبدیل موسم نفع انساں کے لئے

۱۶۵۔ سیکڑوں دنیا کے نو ملتی ہیں زیر سطح آب

آفرینش ہے نہاں دریا کے اندر بے حساب

۱۶۶۔ رب نے پیدا کی ہیں اشیا عام راحت کے لئے

ہے وجود انسان کا انساں کی خدمت کیلئے

۱۶۷۔ علم و فن سے دور رہ کر زندگی بے کار ہے !

کیا کرے گا وہ بدوا خود ہی جو بیمار ہے !

۱۶۸۔ مانگ کر دنیا میں جو کرتا ہے اپنی پرورش

ایسا انساں کیا کرے گا دوسر کی پرورش

۱۔ سورہ ابراہیم رکوع ۲۔ وَاذْكُرْ تَاذَنَ رَبِّكَ لَنْ شَكَرْتُمْ لَازِيْدُ نَكْمًا

۲۔ سورہ نحل رکوع ۲۔ وَسَخَّرَ الْبَحْرَ لَتَأْمُكُوْمنَہُ لِحَمَّاطِرٍ یَّاءُ تَسْتَخْرِجُوْمنَہُ حَلِیْۃً تَلْبَسُوْنَہَا۔ (پارہ ۱۴۵)

۱۳۔ ملائک اور بنی آدم کے حلقہ ہائے عمل اور ان کے فرائض

۱۶۹۔ حکم خالق سے ملائک کا ہے حلقہ آسمان

نوع انساں کو دیا اوس نے کرم سوسہ جہاں

۱۷۰۔ علم دنیا اور دنیا دونوں ہیں الطیبات حق

خاص مقصد سے دیا تھا اوز کا آدم کو سبق

۱۷۱۔ خاک کے پستلے ہیں کچھ ایسی ذہانت ہے بھری

ہو ملائک سو بھلا کیا خاک اوس کی تم سری

۱۷۲۔ تھے ملائک طعنہ زن وہ مفسد و فساد ہے

خامیاں یہ ہیں مگر مچھر صاحب دراک ہے

۱۷۳۔ بے تردد ہے ملائک کا وجود آزاد و شاد

زیست میں انساں کی ہے فکر معیشت مستزاد

۱۷۴۔ یاد حق کے ساتھ وابستہ ہے اوس کو اپنی فکر

کسب روزی کے لئے سو کام ہیں بالائے ذکر

۱۷۵۔ سب مہیا ہے ملائک کے لئے بے جستجو

حکم خالق آدمی کے واسطے ہے وابستہ

۱۔ سورہ بقرہ رکوع ۳۰ : وَأَعَادَ آدَمُ الْأَسْمَاءَ كُلَّهَا۔ ۲۔ سورہ بقرہ رکوع ۱۳۔ قَالُوا لَنَجْعَلَ فِيهَا مَنِ يُفْسِدُ

۱۷۶۔ منحصر ہے محنت و کاوش پہ انساں کی معاش

لازمی ہے اوسکو روزی کیلئے جہٹ دینا کوشش

۱۷۷۔ ہے فرشتوں کا فقط تسبیح اور تقدیس کا

آدمی کو اور بھی ذنیبا کے ہیں دس بیس کا

۱۷۸۔ رزق اپنا ڈھونڈتا ہے فکر و سرگرمی کے ساتھ

گھاٹیاں سموار کرتا ہے جواں مردی کے ساتھ

۱۷۹۔ خوگر تکلیف ہے فکروں سے گھبراہٹیں

محنت و کاوش اٹھا کر بھی وہ اترا تا نہیں

۱۸۰۔ اس جہاں میں ہے برائے امتحاں اوکی جیتا

اُس سے ہوگی پیش اعمال بھی بعد وقتا

۱۸۱۔ آدمی کی آفرینش ہے پے کسب کمال

ارتقا کا ساخت میں ہر نشے کی ملتا ہے خیال

۱۸۲۔ جائیگا جنت کو انساں ہو کے زر خالص عیار

پھر ملا یک دم بھی بڑھکر ہوگا انساں کا وقار

۱۔ سورہ النعام رکوع ۱۱۲۔ یَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا عَلَيْكُمْ أَنْفُسُكُمْ

۲۔ سورہ بقرہ رکوع ۳۔ وَنَحْنُ نُسَبِّحُ بِحَمْدِكَ وَلَقَدْ سُبِّحْتَ

(ملا یک کے جواب صدر پر اشارہ)

۱۲۔ دین و دنیا کی محبہ سانی !

۱۸۳ رحمت حق سے زمیں گنجینہ اشفاق ہے

کل جہاں کو واسطے وہ خرمین اوراق ہے

۱۸۴ دین و دنیا ہیں کتبِ بازندگی کے دو ورق

چاہئے حاصل کریں انسان دونوں کا سبق

۱۸۵ لازمی ہے رزق و اسائش کی دنیا میں تلاش

عین طاعت اور اطاعت ہیں یہ کارِ معاش

۱۸۶ فکرِ دنیا ذکرِ حق کے ساتھ جب شامل نہیں

زندگی میں ایسے انسان کو سکون حاصل نہیں

۱۸۷ دین اوس کا ہو گا دنیا کے سفر میں رہ نما

دونوں لیجاہیں گے اوسکو عافیت کا راستا

۱۸۸ اس زمیں میں بلخِ جنت سے نہیں کوئی کمی

ہے عطا لا انتہا محنت مگر ہے لازمی

۱۸۹ جو کوئی کوشش سے راہِ راست پر ہو گا مرن

یہ جہاں اوس کے لئے ہوتا نہیں دارِ الحن

۱۹۰- ہر گجہ پیش نظر انسان کی ہے بسود ہے
ارتقا کی زندگی اللہ کو مقصود ہے

۱۹۱- اس جہاں میں جزو اعظم ہر وجود انسان کا

لازم و ملزوم ہیں دونوں بڑے ارتقا
صانع کامل اگر اوسکو نہ دیتا یہ جہاں

آدمی کو جو ہر فطری چلتے پھر کہاں

۱۹۲- مثل چوپایہ اگر ہوتا وہ بے عقل و عمل

پر صنائع آفرینش کا نہ ہوتا حاصل

۱۹۳- آدمی پیدا ہوا ہے اس جہاں کے واسطے

یہ جہاں ہے آدمی کے متحالی واسطے

۱۹۴- ندرتوں سے موڑ کر مونہہ وہ رہے اسکا مکین

اس لئے آدم کو خالق نے نہیں بخشی زین

۱۹۵- حق یہ ہے خوئے تجسّس آدمی کی شان ہے

رحمتوں کو جب نہ ڈھونڈے کوئی یہ کفران ہے

۱۵۔ ترقیت از ابتداء عالم انسانی ارتقا

۱۹۷۔ ابتدا میں چوبکے یا سنگ کے اوزار تھے

لوگ جب لڑتے تھے باہم ایسے ہی ہتھیار تھے

۱۹۸۔ تن چھپانے کیلئے پتے تھے اور کپڑا نہ تھا

برتنوں کی واسطے لوہا نہ تھا تانبہ نہ تھا

۱۹۹۔ نسل آدم جب بڑھی اوسکی ضرورت بھی بڑھی

ساتھ ہر ایجاد کے مقصد اور راحت بھی بڑھی

۲۰۰۔ عقل سے جوں جوں ضرورت کا نیا سامان بنا

سب نے اوسکی نقل کی آگے قدم بڑھتا گیا

۲۰۱۔ ان طریقوں سے ترقی ہوتی آئی آج تک

ہو گئیں تبدیلیاں کتنی زہیں سے تافلک

۲۰۲۔ دیکھ لیں آدم اگر آ کر یہ دنیا اک نظر

بھول جائیں باغ جنت میں کبھی تھا اذکا گھر

۲۰۳۔ فاسبطو کے حکم سے جنت سروہ آئے یہاں

ہر ملا ایک کے لئے منظور رب کو امتحان

۲۰۳ تناڑ کے پتوں پہ تحریرِ مسلم تھی پیشتر

لکھی جاتی تھیں کتابیں پارہ ہائے حیرم پر

۲۰۵ تجربے اور عقل سے ایجاد کا غم کی ہوئی

وسعتِ علم و مہر کی شکل دیکھ کر ہو گئی

۲۰۶ سیم و زر سے بیش قیمت ہے کتابِ علم و فن

طبع انسان نے تحصیل سے کئے پیدا چمن

۲۰۷ پھر طباعت کی نئی ترکیب جب دریافت کی

ارتقاءِ علم و فن کو اور بھی تیزی ملی

۲۰۸ صرف مطبوعہ کتابیں آج ہیں مقبول عام

قلی نسخے میوزیم ہیں ہو گئے دال تمام

۲۰۹ اس قدر خط و کتابت یہ رسالے بے شمار

یہ تجارت کا فروغ اور اسکے لاکھوں اشتہار

۲۱۰ بے طباعت کے نہ ہوتا آج عالم کا یہ رنگ

کلاک لیکر ہاتھ میں انسان ہوتا پاد رنگ

۱۶۔ مناظرِ قدس سے استفادہ !

بھاپ کی قوت !

۲۱۱۔ جس کے دل میں شوق ہو رکھتا ہے وہ غائر نظر

رہ نمائے خیر انساں کے ہیں الیاسِ خضر

۲۱۲۔ رقص میں آتا ہے دھکن برتنوں کا بھاپ سے

جوش آنے پر وہ اٹھ جاتا ہے اوپر آپ سے

۲۱۳۔ یہ تماشہ و زرب کے گھر میں آتا ہے نظر

اہل یورپ نے اسے دیکھیا بہ اندازِ دگر

۲۱۴۔ تجربوں سے بھاپ کی قوت کی پیمائش ہوئی

عقل سے پھر آہنی انجن کی پیدائش ہوئی

۲۱۵۔ ہمت اور تدبیر سے تعمیر کی راہ جدید

فاصلے کم کر دیے مابین نزدیک و بعید

۲۱۶۔ آہنی انجن شب و بچور میں بھی ہے دواں

اوس کے سکر نور برقی آگے آگے اور دواں

۲۱۷۔ ہو رہے ہیں طے سفر سب کے خوش اسلوبی کیساتھ

ہوتی ہے قطع مسافت جلد اور خوبی کیساتھ

۲۱۸۔ بھاپ سی نا پیر نشے قوت کی یہ مقدار ہے

کوہ پیکر آہنی آئین صبا رفتار ہے

۲۱۹۔ جامہ بانی کی ہے اوس درکار خانوں میں بہار

نام تپلی گھر ہے برق اور بھاپ کا ہے کار بار

۲۲۰۔ اول آہن کو گلا کر بھاپ کر دیتی ہے آب

آب در شہتیر بنتے ہیں یہ پھر ہے انقلاب

۲۲۱۔ راز قدرت در جہاں انسان واقف ہو گیا

کھل گئی اوس کے لئے ہر سمت راہ ارتقا

۲۲۲۔ تجربے اور عقل سے ہوتا گیا وہ کام گار

قوت برقی کے چشمے بن گئے ہیں آبشار

۲۲۳۔ کوشش و کاوش سے قوموں نے کیا ہوا ارتقا

ان کی محنت کا صلہ ہے ان کا اعلیٰ مرتبہ

۲۲۴۔ ہر جگہ اقوام یورپ آج مالا مال ہیں

کاہلی سے ایشیا والے پریشاں حال ہیں

۱۷۔ قوت برقی

- ۲۲۵۔ قوت برقی ہزاروں سال سے خوابیدہ تھی
خلط میں اشیاء کے تھی ہم سے مگر پوشیدہ تھی
- ۲۲۶۔ رکھے ہیں قدرت نے اعلیٰ قوت توں کو اوس میں راز
کام میں انسان جب لایا ہوا وہ سیر فراز
- ۲۲۷۔ اہل یورپ کے تجسس سے ہوئی وہ جلوہ گر
تار سے سرگوشیاں ہونے لگیں بالیکہ درگر
- ۲۲۸۔ تیل بتی کی نہیں محتاج اب قندیل راہ
اکٹھن سے شہر ہوتے ہیں چراغاں یا سیاہ
- ۲۲۹۔ ریل گاڑی وہ چلائے قطع آہن بھی کرے
یہ بھی خوبی ہے نہو گھر میں دھواں کھانا سپکے
- ۲۳۰۔ لمپیپ برقی جیب میں ہے بیٹری موٹر میں ہے
روشنی اندر مندر کے ہے جیسی گھر میں ہے
- ۲۳۱۔ چھوڑ بیٹھے تھے جسے ہم کہہ رہا کے نام پر!
جنگلی وہ کہہ رہا طاقت ہے اس میں قدر

۲۳۲ غوفشانی ہے عجب شعلہ نہیں آتشیں نہیں
ہر کہیں قندیل روشن اور تیل اس کا کہیں

۲۳۳ کاروباری دفتروں میں ہے نصب برقی گھڑی

جو رستہ کرتی ہے لوگوں کا وقت حاضری

۲۳۴ ہو گیا ہر اک نیا طرزدوا کا بھی رواج

قوت برقی سے ہوتا ہے مریضوں کا علاج

۲۳۵ طبع ہوتی ہے صفائی اور خوبی سے کتاب

جمع اور تفریق کا بھی ہے مشینوں سے حساب

۲۳۶ بند ہو جاتی ہیں خود ہی، خود ہی ہوتی ہیں رواں

ہو رہی ہے یہ دماغی کیفیت ان سے عیاں

۲۳۷ آگ بھی ہر فطرثا اور برف سازی بھی ہر کام

اک عجب مجموعہ اضداد ہے اس کا قوام

۲۳۸ بادشاہوں کے لئے کشمیر سے آتا تھا برف

مل رہا ہے ہر جگہ پر صرف دو پیسے کا صرف

۱۸۔ پٹرول کی دریافت

۲۳۹ بے بہا دریا ہیں احسانات کے زیر زمیں

پس جس اور تحقیقات میں اہل یقیں

۲۴۰ دست قدرت ذخاؤں میں بھرا ہے سیمندر

زیر دریا جب گیا غواص ہاتھ آیا گہر

۲۴۱ کارخانے قدرتی ہیں سیکڑوں زیر زمیں

بن رہا ہے کوئلہ ان سے کہیں روغن کہیں

۲۴۲ تیل کے چشمے ہیں جاری اس زمیں میں جا بجا

نڈیاں ہیں سیمندر کی بہ رہی ہیں بے بہا

۲۴۳ ایک روغن نہیں ہو پٹرول — صانع کا کمال

اوسکے قبضے کے لئے ہر کس قدر جنگ جدال

۲۴۴ بخشش حق خاص تھی مسلم ممالک کیلئے

اوسکے جو ہر ڈھونڈھکر دریافت یورپ نے کئے

۲۴۵ اہل یورپ کے بدولت کچھ سے کچھ وہ بن گئی!

ملک میں جس چیز کی کچھ قدر و قیمت ہی نہ تھی

۲۴۶۔ آجکل ہتھیار ہے وہ مغربی اقوام کا

ملک میں اپنے مگر پیٹرول ہے کس کام کا

۲۴۷۔ قدر کچھ اس چیز کی اہل وطن نے جب نہ کی

حکمران سے قدر داں لوگوں کے حصے میں گئی

۲۴۸۔ طاقتیں یورپ کی آئیں اسکو لینے کے لئے

ملک والے ہو گئے مجبور دینے کے لئے

۲۴۹۔ شوق کچھ ہوتا تو اپنے کام میں لاتے یہ چیز

صاف کر کے پھر اسے دیتے اگر ہوتی میز

۲۵۰۔ ہو گیا مسلم ممالک میں یہ روغن اکٹ و بال

اوسکے بل پر اہل یورپ ذکھائے ہیں کمال

۲۵۱۔ ملک نے اب تک نہ سیکھا صاف کرنے کا ہنر

قدر داں لے جا رہے ہیں خرچ کر کے اپنا زر

۲۵۲۔ جنگ میں اس تیل پر ہے اس قدر اب انحصار

جنگ آئندہ میں شاید مشرق وسطیٰ ہو شکار

۱۹۔ موٹر کار کی بحیثیت

۲۵۳۔ مغربی نے خاصیت اس تیل کی معلوم کی
اُسے چیب وہ ہو گیا حاوی تو یہ موٹر بنی

۲۵۴۔ اس صبار قنار گاڑی میں ربر کے چاک ہیں
جو ہوا کے بل پہ چلنے میں بڑے بڑا ک ہیں

۲۵۵۔ ریل سے رفتار میں ہے یہ سواری تیز تر

اب پے پرواز پیدا ہو گئے ہیں اُس میں پر
۲۵۶۔ بن گئی ہیں موٹریں جو آب پر شستی بنیں
جب ضرورت ہو ہوا میں مثل طائر وہ اڑیں

۲۵۷۔ وزن ہو کچھ بھی نہیں پٹرول کی طاقت میں شک
بار کے انبار لے جاتا ہے موٹر کا ٹرک!

۲۵۸۔ شوق اور محنت میں رازِ کامرانی ہے نہاں
کوشش و کاوش نہیں جاتی کسی کی رائیگاں

۲۵۹۔ ہو کے حاوی لے رہی ہیں تیل سے دنیا کے کام
جس طرف خواہش ہو اُسکی موڑ دیتے ہیں لگام

۲۶۰ اہل یورپ نے کیا پروازیں سپدِ کمال
ایسی کامل طائروں میں بھی نہیں ملتی مثال

۲۶۱ کشتیاں ہیں بر فلک زیر زمین اُن کی غذا
تیل ملتا ہے کہاں اور کام اُس سے کیا لیا

۲۶۲ قحط میں سیلاب ہیں اُن کو پہنچتی ہے مدد
جنگ ہیں خدمات اتنی ہیں نہیں ہے جن کی حد

۲۶۳ سطح دریا پرواں ہیں کشتیاں شکلِ حباب
غوطہ زن پانی میں ہیں یا بر فلک مثلِ سحاب

۲۶۴ دو کراؤں کی مدد سے بس میں کرتے ہیں سفر
ملک ہیں جنکے یہ روغن ہے وہ بے بس ہیں مگر

۲۶۵ عام اور یکساں ہیں الطافِ خدا سب کیلئے
استفادہ کرنوالوں نے مدارج طے کئے

۲۶۶ شرط ہے کوشش نہیں پھر ارتقا کی انتہا
عقل سے انساں ملائک پر بھی سبقت لگیا

پرواز کا مہر

۲۰

۲۶۶ جب ہوا انسان پیدا کر کے قابل نہ تھا

کوشش و کاوش کو اپنی ہو گیا وہ کیا سے کیا!

۲۶۸ یوں تو بڑے سبزنگ انسان بنا سکتا، نہیں

نقل کتنی بھی کرے اصلی کو پاسکتا، نہیں

۲۶۹ اُس نے پائیں جستجو سے نعمتیں تخلیق کی

بخشنی خالق نے جزا دل سوزی و تحقیق کی

۲۷۰ مل گئی اشیاء اس کو راز قدرت کی جھلک

ارتقا کی کھل گئیں راہیں زمیں کو تا فلک

۲۷۱ لے گئیں سبقت کبوتر پر ہوائی کشتیاں

ان میں جواڑ نے کی طاقت ہو وہ طائر ہیں کہاں

۲۷۲ آسماں میں گرد دنیا نشان سے پرواز ہے

عقل کے شہیر سے انسان بھی بڑا شہباز ہے

۲۷۳ ہو رہا ہے چین سے دو دن ہیں یورپ کا سفر

ہوتی تھی شش ماہ میں طے یہ مسافت پیشتر

۲۶۴ مغربی کے آئیں حصے میں خرد کی نعمتیں
اُنکی کوششیں رہیں ظاہر یہ خفیبہ صنعتیں

۲۶۵ - طاروں کو اپنی تنہا جان ہوتی ہے گراں
کشتی انسان رواں ہے لے کے پورا کارواں

۲۶۶ مغربی کی عقل سے پرواز اک فن ہو گیا
دہلی لندن کا سفر گویا گھر آگیا

۲۶۷ صبح تھے لنکائیں پہنچے دوپہر تک ناگ پور

چار گھنٹہ میں سفینہ جاے گا دہلی ضرور

۲۶۸ - گو سواری تیز موٹر کا رہے اور ریل ہے

کشتی پرواز سے لمبے سفر اک کھیل ہے

۲۶۹ - ریڈیو جب ہوں نصب ملتی ہے دنیا کی خبر

ابریں اس شان سے کہ ان سفینوں کا سفر

۲۷۰ - دست قدرت کی عجب انشیاں ہیں نیرنگیاں!

صنعتوں اور حکمتوں سے ہے مرصع یہ جہاں

ایتھر کی دریافت ریڈیو کی ایجاد

۲۱

۲۸۱۔ فرق عادت جب ہوا استدراج اسکا نام ہے

آج معمولی مشینوں کا وہ ادنیٰ کام ہے

۲۸۲۔ قوت برقی کی خبروں کے لئے جو تار تھا

بن گئی پیک نہاں اوس کی جگہ موج ہوا

۲۸۳۔ ہو گئے تھے تار ٹیلیفون سے کم فاصلے

قوت ایتھر نے جو تھے وہ بھی خارج کر دیئے

۲۸۴۔ قوت برقی کو محتاجی تھی پھر بھی تار کی

یہ وہ قوت ہے کہ اسکی بھی نہ شرمندہ ہوئی

۲۸۵۔ ہو گئے اکناف عالم جمع گویا رو برو

بیٹھ کر دہلی میں لندن سے ہے باہم گفتگو

۲۸۶۔ جارہی ہے گوشہ گوشہ کی خبر دنیا کے پار

بات کرنے میں ملا انسان کو یہ قسمت دار

۲۸۷۔ موٹروں میں ریڈیو ہے گھر میں ہر صحراییں ہے

لمحے لمحے کی خبر کا سلسلہ دریا میں ہے

۲۸۸۔ کارواں ہو دشت میں پاتا ہے منزل کی خبر

ملتی ہے اندر سمندر کے بھی ساحل کی خبر

۲۸۹۔ ہوتی ہے پرواز میں رہ کر زمیں گئے گفتگو

بے تعلق ہو کے بھی باتیں ہیں گویا دوہدو

۲۹۰۔ قوت اتھر عیاں ہے مختلف اشکال میں

استقدر ہے اہل مغرب کے وہ استعمال میں

۲۹۱۔ دیکھئے پیدا کرے گی اور وہ کیا کیا کمال

عقل انساں خیرہ ہے پیشین گوئی ہر محال

۲۹۲۔ یہ نیا ظاہر ہوا ہے اس سے اک اسلی ہنر

ساتھ میں تصویر کو بھی لے کے آتی ہے خبر

۲۹۳۔ گرد دنیا ایک لمحہ میں ہیں چکر پانچ بار

موج اتھر کے مقابل ہے تخیل شرم سار

۲۹۴۔ ایک دو باتیں بتا دے گا کوئی پہونچا ہوا

ریڈیو سے پوچھ لو کیا حال ہے ہر ملک کا

۲۲ ایجاد اس کے عجائبات!

۲۹۵۔ بھاپ ایتھر برق نے تبدیل کر ڈالا جہاں

کیا خبر ہے اور کیا کیا راز ہیں اب بھی نہاں

۲۹۶۔ اکسیرے کے ساتھ عکاسی دکھاتی ہے کمال

آئینہ ہو کر عیاں ہے جسم کے اندر کا حال

۲۹۷۔ لوح پر آواز ہوتی ہے مشینوں سے رسم

اُس کو جب چاہو کہیں سن لو وہی ہے زیر و بم

۲۹۸۔ موج ایتھر اکسیرے دونوں کا یہ اقبال ہو

چادر فولاد اُن کے سامنے غریب بال ہو

۲۹۹۔ رکھی ہیں خالق نے ایسی صنعتیں خلیق میں

ہر قدم پر ملتی ہے دنیا کے نو تحقیق میں

۳۰۰۔ نوع انساں کے لئے یہ سرزمین تھی مستقر

اب مندر میں ہیں یا اندر ہوا کراں کے گھر

۳۰۱۔ تجربے اور عقل سے تہ کر کے رکھ دی کائنات

ایشیا میں بیٹھ کر کرتے ہیں امر کیجیہ سے بات

۳۰۲۔ منکشف یورپ نے کوشش ہوئے کئے قدرت کے راز

اس لئے عالم میں وہ ممتاز ہے اور سرفراز

۳۰۳۔ قوم کا ہر فرد محنت کے لئے مستعد

چھان ڈالے بحر و بر لوگوں ذہن کو متحرک

۳۰۴۔ ہو گیا صنعت تجارت سے زمانہ سازگار

ان ذرائع سے ہوا عالم پہ ان کا اقتدار

۳۰۵۔ رات دن اشیاء کی تحقیقات ہے ہمت کیساتھ

ان کی مہمتی اس لئے ہر وسعت و راحت کیساتھ

۳۰۶۔ قوت برقی سے مٹی کو بناتے ہیں وہ رنگ

دن کے عالم عجیبے دانش اہل فرنگ

۳۰۷۔ ان کی کوشش کا نتیجہ ہے یہ دور ارتقا

صفحہ عالم کا نقشہ ہو گیا ہے دوسرا

۳۰۸۔ دھوپ سے کرتے ہیں قوت آفرینی کا خیال

کیا عجیب ہے ایک دن یہ بھی دکھادیں کمال

۲۳۔ اہل یورپ کا شوق ارتقا۔

اون کا عروج

۳۰۹۔ جب سے راہ ارتقا یورپ نے کی ہے ختیار

ملک میں آسودگی ہے ہر جگہ اس کا وقار

۳۱۰۔ فاصلے قابو میں لایا، پا کے رز آواز کا

شہر طائر سے سیکھا ہے ہنر پرواز کا

۳۱۱۔ ہیں ہوا و بحر و بر سب اُس کے زیرِ اقتدار

ہر طرف دنیا میں اُس کا چل رہا، اختیاری

۳۱۲۔ مغربی کے اب بھی جولاں گاہ ہیں دشت و جبل

مل رہا ہے اسکو جدوجہد کا غم البدل

۳۱۳۔ بہت قوموں کیلئے ہیں اہل یورپ گلہ بال

دوسرے ملکوں میں بھی اہلی وہی ہیں حکمراں

۳۱۴۔ ایشیا والا کہاں کس ملک میں ڈبا کٹھے

اپنے گھر میں رہ کے اسکو مغربی کی ڈبا کٹھے

۳۱۵۔ مستعد اور وقت کے پابند ہیں ہر کام میں

چھفت اتک نہیں ہے مشرقی اقوام میں

۳۱۶۔ مغربی کی ہے سمندر میں یہ عالی ہمتی
زیر دریا کر رہا ہے جستجو پٹرول کی

۳۱۷۔ یہ بھی کوشش ہے سمندر میں زراعت ہو سکے
تاکہ پیداوار میں کچھ اور وسعت ہو سکے

۳۱۸۔ کھیت ایسے ہوں جو پانی میں معلق رہ سکیں
ایسی فصلیں بھی ہوں جو محفوظ مطلق رہ سکیں

۳۱۹۔ رات دن جاری ہے استقلال کی اس کی تلاش
ایسے بھی انسان ہیں جن کو نہیں فکرِ معاش

۳۲۰۔ حوصلے اُس کے نہ جب پورے ہو کر ایران میں

جانکا لادھونڈھ کر پٹرول ریگستان میں

۳۲۱۔ کوئلہ فولاد پاپا فاسفورس ریڈیم

اب ملا ہے اُس کو ایٹم بام کا پورے نیم

۳۲۲۔ اوس نے زور عقل سے ایٹم کو جب ٹکڑے کئے

شہر جو آباد تھے وہ ایک لمحے میں نہ تھے

اہل مغرب کا شوقِ حبت

۲۴۔ اُون کی جوت اور مہمت!

۳۲۳۔ صنعتِ تخلیق اسکتی نہیں انداز میں

سیکڑوں عالم ہیں ہر ذرہ کا اندر راز میں

۳۲۲۔ رونما ہوں روزِ ترکیبِ نئی۔ حکمت یہ ہر

اس جہاں کا علم و فن پڑھتا رہ صنعت یہ ہر

۳۲۵۔ تار بے جاں ہو گیا سائنس سے گویا زبان

قوت برقی نے اوسیں پھونک دی روحِ رواں

۳۲۶۔ مغربی کی ہر ضرورت پر نئی احیاء ہے

بے عمل جو قوم دنیا میں ہے وہ برباد ہے

۳۲۷۔ منکشفِ ایتھر مونی دوری مٹانے کے لئے

فاصلے قائم ہیں اور حکمت سے خارج بھی ہوئے

۳۲۸۔ واقعہ کوئی خوشی کا یا غمی کا ہو کہیں

لحوں میں اسکی خبر پاتے ہیں سب اہل زمین

۳۲۹۔ ریڈیو نے کر دیا ہے کل جہاں کو اک مکاں!

ما سکو ہیں ہوتی ہے تقریر سننے میں یہاں

۳۳۰ مغربی نے سیکڑوں اشیائے نواجب ادا کیں

دیکھ کر ہوتی ہے خیرہ عقل وہ چپیزیں ہیں

۳۳۱ جنگ کے ایام میں پیٹرول جب کم ہو گیا
کام اسکا کوئلہ کی گیس سے چلنے لگا

۳۳۲ شیر کے بدلے سفوف شیر آیا کام میں

کچھ کمی ہونے نہ پائی صورتِ آرام میں

۳۳۳ خون انساں منتقل انسان کے تن میں کیا

وہ ہے اک سیال شے لیکن سفوف اسکا بنا

۳۳۴ مغربی میں جو نہر ہیں ایشیائی میں نہیں

ہاں کوئی ان کے برابر خود ستائی میں نہیں

۳۳۵ ارتقا میں اک جگہ رہتا نہیں اسکا قدم

ہر طرف ہر بات میں ہے پیش قدمی پیش قدم

۳۳۶ قصر دہلی نے نہیں دیکھی تھی برقی روشنی

نام تھا فردوس برروئے زمیں اور شمع تھی

۲۵۔ معادن پر حصول قدرت

۳۳۷ کامیابی کوشش و کاوش پہ ہوتی ہے نہ شمار
تجربے اور عقل سے انساں ہوا ہے کام گار

۳۳۸ اہل یورپ لائے آہن کام میں کثرت کیا تھ
تجربوں کو اُس پہ حاوی ہو گئے قدرت کیسا تھ

۳۳۹ کوہ پیکر آہنی انجن ہیں ان کے بے شمار

روح جن میں ڈرتی ہے چل رہا ہے کار بار

۳۴۰ ریل کیل کیلے فولاد کے گرڈر ڈھلے

بال سو باریک اسکتے تار صنعت سے بنے

۳۴۱ جسہ فولادی ہے قامت میں مثال کوہ شے

ریل گاڑی آہنی کرتی ہے دریا اوس سے طے

۳۴۲ مثل افغی کوہ کی چوٹی پہ چڑھتی ہے کہیں!

راہ اسکی زیر دریا ہے کہیں زیر زمین!

۳۴۳ آہنی پل کی عمارت ہے کہیں بالائے سر

ہر کہیں دریا پہ آویزاں معلق سطح پر

۳۴۴۔ ریل گاڑی کے لئے ہے آہنی پختہ سڑک

کشتیاں فولاد کی پرواز میں ہیں بر فلک

۳۴۵۔ مغربی نے عقل سے دریا کو کر ڈالا زریں
کام کرنے میں اُسے حائل نہیں مشکل کہیں

۳۴۶۔ چار سو بالائے سر پرواز میں ہیں کشتیاں

جن کو لنگر کی ضرورت ہے نہ جن میں بادباں

۳۴۷۔ اس طرح اُس ذہن سے کام پانی کا لیا

اُس کو فولادی سفینوں کیلئے دریا کی

۳۴۸۔ سیرت اشیاء کے اُس کو جب ملے دو چار راز

سطح پر ہیں گاہ زیر آب فولادی جہاز

۳۴۹۔ کرتی ہے کشتی ہوائی فاصلے چٹکی میں طر

حق یہ ہے تخت سلیمان بھی نہیں تھا ایسی شے

۳۵۰۔ یہ نتائج جاں فشانی اور تیربانی کے ہیں

ایشیائی آج بھی خوگر نن آسانی کے ہیں

۲۶۔ ایل یورپی علی انتظامیہ قابلیت

۳۵۱۔ مغربی کا ہے سکونت کامکاں گویا حصار

نشستہ کدور وازوں پر اُس کو ہے اتنا اعتبار

۳۵۲۔ ڈاک کے خط پر ٹکٹ رنگین ہر اُس کا خیال

شوق جدت اور صنعت کا ہر اُس میں بھی کمال

۳۵۳۔ ندیوں پر پل بنائے تا بہ عجلت ہوں تمام

خطر سانی میں ہر ظاہر اُس کا حسن انتظام

۳۵۴۔ ڈاک گاڑی جب چلائی ڈاک لیجاتی تھی ریل

ختموار وقت کی خاطر رواں تھا تیز میل

۳۵۵۔ ڈاک لیجاتی تھیں پہلے تو دخانی کشتیاں

اُسکے تھیلے اب سفینیوں کو ہوا ہیں ہیں رواں

۳۵۶۔ خطر سانی کو نہایت تیز اور آساں کیا

وقت کی قیمت بڑھائی ڈاک کو ارزاں کیا

۳۵۷۔ تار برقی سے ہوئی ممکن جو باہم گفتگو

تار پھیلائے سمندر کے بھی اندر چار سو

۳۵۸۔ کھے قریب اقصائے عالم تار تھا جب درمیاں

کرتے تھے کو آپس میں ٹیلیفون سے سرگوشیاں

۳۵۹۔ ریڈیو نے تار بھی یک لخت خارج کر دیا

بن گئی موج ہوا انسان کی پیک صبا

۳۶۰۔ اسطوف دریا کجب دھوڑی ہیں کپڑا سنگ پر

آتی ہر آواز تھوڑی دیر میں چل کر ادھر

۳۶۱۔ ہے تخیل خیر ایتھر کی یہ تیزی اک مثال

رہنے رکھ دی ہیں ہزاروں ایسی ہر ٹہنی میں کمال

۳۶۲۔ مغربی کاجب پیام آتا ہے لندن کو یہاں

موج ایتھر زبردحم کے ساتھ کرتی ہے بیاں

۳۶۳۔ دیر کچھ لگتی نہیں کرتے ہیں باہم گفتگو

اک دہی آواز اور باتیں ہیں گویا دودھ

۳۶۴۔ ریڈیو کے زور سے اخبار چھپتے ہیں تمام

دور تک ہر اک اشارے سے طباعت کا نظام

۲۷ یورپ کا ڈسپلن ایشیا میں خود سری

۳۶۵۔ یہ جہاں اہل نظر کو ہے ڈسپلن کا سبق

کر رہی ہیں کام اشیا اس میں جو انکا ہے حق

۳۶۶۔ ایک شہزادوں میں اگر آئیں قدرت توڑ دے

آتش سوزاں جلانا کام اپنا چھوڑ دے

۳۶۷۔ رہ نہیں سکتی ہر قائم ایک دن یہ کائنات!

ایک پرزے کی خرابی سے گھڑی کی ہر وفات

۳۶۸۔ کامرانی کے طریقوں سے ہر واقف مغربی

ایشیائی میں ڈسپلن کے عوض ہے خود سری

۳۶۹۔ ہندو سیلون اور برہما یہ ہوئے آزاد جب

ملک انگلستان میں اک دن بھی نہ تھا شور و شغب

۳۷۰۔ سلطنت سر دست برداری شہ ایڈورڈ کی

بات تھی کتنی اہم اور کس خموشی سے ہوئی

۳۷۱۔ ایشیائی میں کہاں ہے یہ ڈسپلن کا چیلن

بے ضرورت ہر جگہ ہوتا ہے جاہل رائے زن

۳۶۲۔ ہند کی تقسیم خود کردہ کی یہ تنظیم تھی!
 ذرہ ناقابل تقسیم کی تقسیم تھی!

۳۶۳۔ تصفیہ کے بعد تھا تہذیب ملکی کا بنگ

ہو گئے ہم سایہ گاں با یکدگر شیر و پلنگ

۳۶۴۔ کشت و خون غارتگری آتش زنی تھی چار سو

تھا درندوں کی طرح انسان انسان کا عدو

۳۶۵۔ ایشیا میں جذبہ حب وطن معدوم ہے

فرقہ وارانہ تنفر سے ہوا سموم ہے

۳۶۶۔ جنگ کے ایام میں دشوار ہے طبع سلیم

گھر کے دشمن کے مقابل میں غنیمت ہے غنیم

۳۶۷۔ گو سیاست کا نہیں طے سلبہ میں کوئی تجربہ

ہیں اکابر کے لئے اطفال مکتب رہنما

۳۶۸۔ غیر ممکن ہر متانت سے ہوا دنیا کوئی کام

مہر بر لب ہیں مدبر شور کرتے ہیں عوام

۲۸۔ ایشیائی کا غلط موازنہ خود !

۳۷۹۔ مغربی کی جملہ ایجادات ہیں ہمیشہ نظر

وہ نہیں رکھتا ہے پوشیدہ ترقی کے ہنر

۳۸۰۔ مشرقی رکھتا ہے اکثر اپنے نئے راز میں

جو ہوا ہوتے ہیں اس کی روح کی پرواز میں

۳۸۱۔ ہر ترقی نوع انساں کے لئے احسان ہے

حق شناسی جب نہ ہو اوس کی بڑا کفران ہے

۳۸۲۔ ایشیائی کی نظر میں اہل یورپ ہیں ذلیل

خود ہے پس ماندہ مگر باتوں میں ہر سب سے عقیل

۳۸۳۔ کر رہا ہے ایشیا ہر بات میں یورپ کی کفیل

پھر بھی یورپ کو برا کہتا ہے اس کی شان عقل

۳۸۴۔ جا کے یورپ مکتبہ ہے مشرقی اعلیٰ ہنر

اہل مغرب پھر بھی ادنیٰ اس کو آتے ہیں نظر

۳۸۵۔ گو پے تعلیم اعلیٰ جاتے ہیں یورپ کو آج

حق شناسی میں دگرگوں ہے مگر رنگ مزاج

۳۸۶۔ علم انگریزی نے آزادی کی پیدا کی امنگ
تو بھی کہتے ہیں دماغوں کو کیا اس نے تنگ

۳۸۷۔ گودم تقریر کل اقوام کے سر تاج ہیں
اہل یورپ کی مشینوں کے مگر محتاج ہیں

۳۸۸۔ چشم بر حالات کوئی یہ کرے ان سے سوال
تم نے دورِ حاضرہ میں کیا دکھائے ہیں کمال

۳۸۹۔ اپنی اک ایجاد و نوبت ملاؤ جس پر ناز ہو
جس کے باعث ایشیا مشہور اور مستان ہو

۳۹۰۔ وہ بتائیں گے فقط اپنا پرانا ارتقا
چند کہنہ یاد گاریں یا قدیمی فلسفہ

۳۹۱۔ اک فقط جاپان پر صنعت کو باعث نیک نام
بیش و کم بازار میں بیش نظر ہیں اس کے کام

۳۹۲۔ صنعت و حرفت میں باقی ایشیا گم نام ہے
کچھ نہ کر کے فخر کرنا بس یہی اک کام ہے

۲۹ مشرقی اور مغربی کے چند خاص مشاغل

۳۹۳ مشرقی کو فیس دیکر دیکھ لو جو ہر نفس!

ایک قسمت خواں ہے انہیں دوسرا قسمت نویس

۳۹۴ پیشہ پیشین گوئی میں کسی کو ہے کمال

دیکھ کر صورت بیاں کرتا ہے مستقبل کا حال

۳۹۵ عالموں کے پاس ہے قسمت فروشی کی دکان

اُن کے تعویذوں میں ہے تاثیر کا جادو نہاں

۳۹۶ بختی ہیں لیکن مقصد براری کا طلسم

ہے بقدر صرف ان اثبیا کا درجہ اور قسم

۳۹۷ بک رہی ہے اس طرح روحانیت بازار میں

برکتیں غائب ہیں خالی بیچ ہیں دستار میں

۳۹۸ ہے ضعیفی میں کہیں کا یا پلٹ کی آرزو

مر رہے ہیں ادویہ کی ہو رہی ہے جستجو!

۳۹۹ مشرقی کو ہیں بہت مرغوب یہ مصروفیات

بلکہ یوں کہئے کہ ہیں مخصوص اس میں یہ صفات

۴۰۰ - مغربی کورات دن ریتی ہے فکر اقدام کی
بات اُس کی مختصر ہوتی ہے یکسر کام کی

۴۰۱ - ہے یقین اُسکا نہیں ہے زندگی اُسکی فضول
منفعت ملے و ذاتی اُس کو ہوتے ہیں اصول

۴۰۲ - جو صلے ہمت اولو العزمی کریں سب اُسکا کام

کام اپنے موت سے پہلے وہ کرتا ہے تمام

۴۰۳ - یہ سمجھ کر ایک دن مرنا ہے وہ کاہل نہیں

زندگی جتن تک ہر اپنے کام سے غافل نہیں

۴۰۴ - جانتا ہے کامرانی ہے ہنر کے زور سے

یا حصول مدعا ہوتا ہے زر کے زور سے

۴۰۵ - ایک کر ڈالا ہے اُس نے یہ زمین و آسماں

پاؤں ہیں اُسکے یہاں پرواز ہے اسکے وہاں

۴۰۶ - کونسا ہے وہ ہنرجس پر نہیں ہے التفاست

اہل مغرب کے لئے گویا بنی تھی کائنات

۳۔ مسلمانوں کی عام اقتصادی پستی

۴۰۶۔ حلقہ مسلم ہے اپنی رنگ میں سب سے جدا
دوسرے کرتے ہیں محنت اس کو آتی ہے دعا

۴۰۸۔ چار جانب دہوم ہر ایجاد اور اقدام کی
ایک بات اُس میں نہیں ملتی ہے اس کو کام کی

۴۰۹۔ دوسری پہلے جہاں تھا آج بھی ہے وہ وہ ہیں
خوبیاں فکر و عمل کی اس سے سب جاتی رہیں
۴۱۰۔ بے اثر ہر ذہنیت پر اور قوموں کی مثال
رنگ عالم دکھ کر بھی کچھ نہیں ہوتا خیال

۴۱۱۔ ہو رہے ہیں زندگی کے مسئلے پیچیدہ تر!
ہر نظم عام مملکت ہے بیش و کم زیر و زبر
۴۱۲۔ چار سو پیش نظر ہیں واقعات کائنات
گرد کچھ بھی ہو نہیں مسلم کا اس پر التفات

۴۱۳۔ ہے وجود اس کا زمین و آسماں سے بے خبر
وہ سمجھتا ہے کہ ایسی زندگی بھی ہے ہنر

۴۱۳ ہر طرف طوفان بپا ساحل بہت دور و دراز

سطح دریا پتہ سہا ہی میں ہر تنہا یہ جہاز

۴۱۵ بے خبر ماحول سے رہ کر ہے دریا کا سفر

رخ ہوا کا ہے اودھر بے بادباں کشتی ادھر

۴۱۶ ہے میان جوش عالم بحر کابل کا سکوت

روح باقی تن میں ہے اسکا نہیں ملنا ثبوت

۴۱۷ سب سے بڑھ کر دوست ہیں انسان کے علم و ہنر

جن سے خالی صرف مسلم قوم آتی ہے نظر

۴۱۸ زندگی میں ہر گدای اس لئے پیشہ یہاں

پائیں گے جنت نہوگا کوئی اندیشہ رواں

۴۱۹ کسب روزی کا سلیقہ ہے نہ ابلان میں شعور

یہ فتور زندگی کیوں ہے یہ کس کا ہر قصور

۴۲۰ ڈھالتے تھے ہند میں فولاد کی توپیں کبھی

جب زوال آیا سوئی تھک بھی نہ اونہر بن سکی

۳۱ اسلام کا ماضی و حال

۴۲۱۔ اک زمانہ وہ تھا یہ ایجاد کرتے تھے علوم

بانی الکیمیائے تھے موجد علم نجوم

۴۲۲۔ صاحب علم و مہر اقوام کے سرتاج تھے

یہ غنی تھے لوگ ان کے سامنے محتاج تھے

۴۲۳۔ اندلس سسلی میں ہیں اقبال رفتہ کے نشان

دور کیوں جاو بھرا ہے ان سے یہ ہندوستان

۴۲۴۔ کشتیاں پیچھے جلا کر جوڑ ہاتے تھے قدم

اب خیال ارتقا میں پھولتا ہے ان کا دم

۴۲۵۔ درس غیبی ہیں مناظر دیدہ عبرت نہیں

بے حسی آزار ہے اور جذبہ غیبت نہیں

۴۲۶۔ کام رانی کے ذرائع سے رہے جو دور دور

زندگی میں اس کی پیدا ہو گا ہر گونہ فستور

۴۲۷۔ آج ایسے ہو رہی ہے صبح بے فکری سے شام

زندگی کے کل مقاصد کر چکے گویا تمام

۴۲۸۔

جملہ قوموں کے لئے یکساں ہیں الطاف خدا

ذہنیت سے علقہ مسلم ہے دنیا سے جدا

۴۲۹۔

وہ سمجھتے ہیں کہ رب کے خاص بند کریں وہی

اؤں کا حق ہے بے تردد پائیں گے آسودگی

۴۳۰۔

کچھ نہیں ہے زندگی کو مرحلوں کا انتظام

روز بس مرم کے جینے کے لئے ہر مقام

۴۳۱۔

بعد ہر سجدے کو مسلم کا ہر خالق سے سوال

یا الہی کر عطا دونوں جہاں میں نیک حال

۴۳۲۔

بے مشقت کیسے حاصل ہوگی خالق کی رضا

اور سب محنت کریں مسلم کی ہے خالق دعا

۴۳۳۔

زندگانی بے عمل ہے جو ہر ذاتی نہیں

بلکہ حق یہ ہے دعا ناک بھی انھیں آتی نہیں

۴۳۴۔

جب پڑھے آیات عربی ہاتھ اٹھا کر پیش امام

بے خلوص قلب سے آمین کہنا ان کا کام

۳۲۔ علم طبعیات و تحقیقات

سے عدم توجہی

۲۳۵۔ رکھے ہیں الترنے اشیا میں اسرار مفید

علم طبعیات و تحقیقات ہے ان کی کلید

۲۳۶۔ کام رانی کے لئے سب کو ملی ہے یہ زمیں

زندگی آرام سے ہو کیا ہم سارا حق نہیں

۲۳۷۔ برق کیا ہے تار سے کیسے وہ کرتی ہے سفر

موج ایٹہر کس طرح بے تار لاتی ہے خبر

۲۳۸۔ صاعقہ کیلشے ہے کیوں ہوا بریں برق تپاں

موسموں میں کس طرح ہوتی ہیں یتب دلیاں

۲۳۹۔ کیوں یکایک بعد بارش ہوتی ہے روئیدگی

کس طرح آتی ہیں باہر نعمتیں ارزاق کی

۲۴۰۔ تیرتا ہے برف کا اک جزو کیوں بالائے آب

منجمد ہونے سے بدلا وزن کا کیسے حساب

۲۴۱۔ رہ کے ہم اسرار سے جاہل سنھل سکتے نہیں

پانوں چپ تک نہوں استاد چل سکتے نہیں

۴۴۲۔ حکمتیں معارف نے رکھی ہیں تعمیر میں

چاہیے اہل زمین دریافت کوشش سے کریں

۴۴۳۔ اک زمانہ تھا یہاں روحانیت کا زور تھا

تھا سلطہ فلسفہ یا حکمتوں کا شور مچتا

۴۴۴۔ ارتقاءے مادی کا اب جہاں میں دور ہے

رنگ بدلا ہے ترقی کا طریقہ اور ہے

۴۴۵۔ ارتقاء ہے اس جہاں کا فطر تاجر و خمیر

بے عمل کے حق میں ہے قانون قدرت سخت گیر

۴۴۶۔ باہر اقوام حاصل کرتی ہیں اوج کمال

جن میں کچھ جوہر نہیں اور کامقرر ہے زوال

۴۴۷۔ جب یہ طورِ زیست ہو جو مل گیا وہ کھالیا

فرق انساں اور چوپایوں میں پھر کیا رہ گیا

۴۴۸۔ زندگی انساں کی ہے علم و ہنر کی زندگی

یہ نہیں دونوں تو ہے وہ زندگی شرمندگی

۳۳۔ مسلم ممالک کی حالت

۴۴۹۔ فضل رب کے ہیں کئی مسلم ممالک آج بھی

ہو رہے ہیں کیا وہاں یہ کہہ نہیں سکتا کوئی

۴۵۰۔ صنعتی اشیاء کا اون میں کارخانہ تک نہیں

واہ کیا خرمن ہیں جن میں ایک دانہ تک نہیں

۴۵۱۔ صنعت حرفت کی کوئی شے نہیں بازار میں

مثل سابق اب کوئی برکت نہیں دستار میں

۴۵۲۔ رکھتے ہیں اکثر مسلمان جیب میں اپنی گھڑی

لیکن اون کی ساخت کی ہم ذرہ دیکھی ایک بھی

۴۵۳۔ کوئی سامان ان کی صنعت کا ادھر آتا نہیں

آہنی چوہنی لگی چرمی کہیں اشیاء نہیں

۴۵۴۔ غیر ملکوں میں وباغت کی نہ آئی کوئی چیز

ایک شہزادہ کی نہ کبھی جس سے ظاہر ہوئے ہیں

۴۵۵۔ دفن ہوتے ہیں ذبیحے حج کے دن زیر زمین

کام میں لائیں عرب اتنا سلیقہ ہی نہیں

۴۵۶ بن سکی ان سے نہ خیاطی کی بھی ابتک مشین

مثل صحرا ہے صنایع کے لئے مسلم زمین

۴۵۷ ایک نئے اعلیٰ نہیں دینی ہو یا وہ دنیوی

مدتوں جاپان سے تسبیح تک آتی رہی

۴۵۸ آتی تھی اٹلی سے بن کر خوبصورت جامناز

ہر طرح کی صنعتوں سے پاک ہے ملک جاز

۴۵۹ ترکی ٹوپی ملک یوگوسلویا بھیجے ایک

اس کا آنا جنگ کے ایام میں جاتا رہا

۴۶۰ کیا سنہرے خاص ان کے کہہ نہیں سکتا کوئی

اس طرح بیکار ہو کر رہ نہیں سکتا کوئی

۴۶۱ ریل کا انجن نہیں پرواز کی کشتی نہیں!

ملک کی موٹر نہیں ہے کیا تباہیں کچھ نہیں

۴۶۲ حالت مسلم ممالک ہر جگہ ہے ایک سی

ملک انکا ہے مگر صنعت تجارت غریبی

۳۴ مسلم ممالک کی تجارت

۴۶۳۔ ہم نے مسلم ساختہ شیشہ نہ دیکھا آج تک
ان کی صنعت کا یہاں کاغذ نہ آیا آج تک

۴۶۴۔ آب زمزم ٹین کی پی میں آتا ہے یہاں

بن سکیں ان سے نہ رگستان میں بھی شیشیاں

۴۶۵۔ کپیاں ہوں گی کہیں سے ٹین جپٹ پائیں گے
جھالنے کو کچھ نہ ہو منہ دیکھتے رہ جائیں گے

۴۶۶۔ بیٹی میں نل سے پانی بھر رہا تھا ٹین ساز

ہر جگہ زمزم بتانے کا بہت آساں سے راز

۴۶۷۔ ان ممالک میں معادن ہیں بڑی کثرت کیسا تھ

کام میں آتے نہیں وہ صنعت و حرفت کیسا تھ

۴۶۸۔ مصر کی اعلیٰ روئی دنیا میں ہے مشہور شے

ملک کپڑے کی تجارت سے مگر معذور ہے

۴۶۹۔ مردہ ہے ان کی طبیعت دیکھنے کو زندہ ہیں

اک سوئی کیواسے سطرے یورپ کے یہ شرمندہ ہیں

علی ایک واقعہ چشم دید خود

۴۶۰۔ اہل یورپ بھیجتے ہیں مختلف اشیاء یہاں

بکس ان کے دیکھئے اور خوبصورت نشینیاں

۴۶۱۔ شیشی جب ہو جائے خالی تو بھی ہوتی ہے عزیز

کام میں آتی ہے ایسی خوبصورت ہے وہ چیز

۴۶۲۔ برخلاف ان کے مسلمانوں کی اشیاء دیکھئے

اک نظر انکی تجارت کا طریقہ دیکھئے

۴۶۳۔ بورے میں آتی ہے لٹپی ہوئی سیلی کھجور

ہے یہ مقدار سلیقہ اور معیار شعور

۴۶۴۔ شکل میں تیسرے کی انجیر آتا ہے یہاں

ارتقا و کل منازل اس سے ہوتے ہیں عیاں

۴۶۵۔ ہے عجب انگور کی چوبی پیاری ایک شے

جس میں خیاطی بھی اکثر گھاس کو تاکے سے ہے

۴۶۶۔ اونٹ کی جھلی کی کپی اب بھی ملتی ہے کبھی !

بعد اسکے کوئی بہتر شے نہ اب تک بن سکی !

۳۵۔ مسلم کی قدامت پسندی

۴۷۷۔ پیش قدمی کے عوض یہ قوم ہے رحمت پسند
صرف ماضی دیکھتی ہے اور سکی طبع ارجحیت

۴۷۸۔ جارہی ہے فکر اصلاح و ترقی سے تعبیر
فہمیت میں اسکی بڑی وقعت ہے یہ دور جدید

۴۷۹۔ پاگل ہو کر قدامت میں پڑی ہے ایک جاہل
کس مرض کی اب وہ دنیا میں دوا پر خود بتائے

۴۸۰۔ زور ہے باتوں میں باقی زندگی ہر ناتواں
دوسرے ہیں مرد میدان یہ فقط مرد زباں

۴۸۱۔ اب یہی حاکم ہیں جہاں افلاس انکا کم نہیں
خوگر آلام ہیں تکلیف کا بھی غم نہیں

۴۸۲۔ بے ہنر انسان ہر جا ہے فلاکت کا شکار
خوان اترے غیب سے رہتا ہوا سکوا انتظار

۴۸۳۔ زندگی دنیا کی۔ جنت کی نہیں ہے زندگی
مشکلیں ہیں اس حیات چند روزہ میں بڑی

۲۸۴ ارتقا کا زور سے پہنچ رہی ہے یہ دنیا کہاں
جا رہا ہے دور تر منزل سے مسلم کا ر و اں

۲۸۵ تیز تر انسان کی پرواز ہے آواز سے
بے کبوتر اچکل آتے ہیں حنطہ پرواز سے

۲۸۶ ہر طرف عام بیکاری و خستہ لاتی زوال
پھر بھی اصلاح و ترقی کا نہیں ان کو خیال

۲۸۷ نفسی نفسی ہے نہیں تکلیف میں باہم مدد
نفع ذاتی کے لئے ہے کینہ و بغض و حسد!

۲۸۸ انفرادی کیفیت یہ دور کیسے ہو سکے
ملک میں انکے نہیں الفت کسے راہا کسے

۲۸۹ زندگی میں کامرانی کا طریقہ کچھ نہیں!
سلطنت میں حکمرانی کا سلیقہ کچھ نہیں

۲۹۰ مثل آنا قدیمہ ہے مسلمان کا وجود

سب روال ہیں تیز تیز اس پر سلطہ ہے جمود

تغیلاتِ عالمِ مسلمانوں کی

۳۶

بے انتفائی!

۴۹۱ ہے تجیر خیرِ احیاءات کو رنگ جہاں
اس ترقی کے زمانے میں مسلمان ہیں کہاں

۴۹۲ بے حسی جب روزافروں ہو تنہا رہیں
کیسے ہو امیدِ صحت اس کے حالِ زار ہیں
۴۹۳ ہے بہت مایوس کن اس کی بقا کا سبب ال
ذہنیت کو اُس نے خود اصلاح کر لی ہو محال

۴۹۴ چار جانب شوق ہر اقدام اور احیاء کا
اس کے حق میں جودت و جدت ہر بدعت ناروا
۴۹۵ اس زہیں سے دور بالاتر ہے مسلم کا قیام!
ایسی بے فکری کی دنیا ہے یہ سچ جس میں کام

۴۹۶ کر رہا ہے آج بھی جنسِ قسامت کا طواف
ذہنیت سے خود ہر وہ اپنی ترقی کی خلاف
۴۹۷ واعظو تم ہی بتا دو یہ خدا کے واسطے
رہ گیا ہے کوٹنا جو ہر بقا کے واسطے

۴۹۸ اے مسلمانو ہنر پیدا کرو یہ مفلسی؛
صرف اوراد و وظائف سے نچلے گی کبھی

۴۹۹ کاٹ دیں صدیاں بڑے آرام سے سوئے ہوئے
گٹ رہی ہو زندگی اب رات دن روئے ہوئے

۵۰۰ بے یافتہ بضاعت حوصلہ ہمت نہیں
کر سکیں اپنی مگس رانی بھی یہ قوت نہیں

۵۰۱ اب ہیں بالادست وہ اقوام جو تھیں زیر دست
جنگ کا کیا ذکر کھاؤ ہیں یہ باتوں میں شکست

۵۰۲ درد کا درماں ہے ان کے پاس بس ماضی کی یاد
باغ عالم میں ہر گل چینی مسلمان نامراد

۵۰۳ بادشاہی یا گدائی پر ہوئی دنیا تمام
رہ گئے ان کے لئے باقی فقط یہ دو مقام

۵۰۴ جب توجہ آفرینش کی صحت الیچ پر نہیں
ایسے لوگوں کو خدا نے کس لئے دی یہ زمیں

۳۷ افلاس کے بدولت

وطن اور ایمان کی تباہی!

۵۰۵ قدر ہے اسکی زمانے میں نہر جس کے پاس
اقتدار اس قوم کا ہوتا ہے زر جس کے پاس

۵۰۶ لوگ ہیں زردار جس میں ملک ہو وہ زور دار
رہتے ہیں مفلس ہمیشہ خوار و بیروں از شمار

۵۰۷ عالموں نے ترک دنیا کا دیا تھا جو سبق
آج تک پیش نظر اس کے وہی ہے اک ورق

۵۰۸ نعمتوں کی جیب مسلمان نے نہ کوئی قدر کی
آخر اس کفران نعمت کی سزا اسکو ملی

۵۰۹ جیسے اقبال گرجستہ کا فسانہ ہو گیا
گرتے گرتے بھی سلسل اک زمانہ ہو گیا

۵۱۰ کیا کریں مسلم بڑی تعسداویں پیکار ہیں
نہ ملے قربانیوں کے واسطے تیار ہیں

۵۱۱ جنگ ہیں دشمن کے کام آتی ہے انکی مفلسی
زرا نہیں جب دیدیا جو بات چاہی ہو گئی

۵۱۲ قوم مسلم کی یہ کم زوری بہت مشہور ہے
تنگ دستی کے سبب وہ عاجز و مجبور ہے

۵۱۳ جنگ اعظم ادیس میں تھو عرب زر کے غلام

اس کا لالچ دیکے دشمن نے نکالا اپنا کام

۵۱۴ ملک بیچا اپنی آزادی کے دشمن ہو گئے

خود لگائی آگ گھر میں خود ہی ایندھن ہو گئے

۵۱۵ پاسان کعبہ تھے زر کے لئے دشمن نواز

شاید اب پھر بیچ دیں سو مرتبہ ملک حجاز

۵۱۶ تنگ دستی کے سبب مسلم ممالک ہیں تباہ

زروہاں جاتا ہے اول بعد دشمن کی سپاہ

۵۱۷ ہاتھ میں لانا مسلمان کا بہت آسان ہے

زر اگر ملتا ہو پھر ایمان تک قربان ہے

۵۱۸ حلقہ دینی پہ بھی افلاس کا ہے یہ اثر

بیشتر فتوے بدل جاتے ہیں جب مل جائے زر

پستی اخلاق

۵۱۹ قابل صد گریہ ہے مسلم کا اخلاقی زوال

بد سے بدتر ہو رہا ہے اس کے کیریئر کا حال

۵۲۰ ایسی اشیا کے بنانے کی اُسکو ہوتی ہے فخر

شرم آتی ہے یہاں کرنے میں جنکا صاف ذکر

۵۲۱ نسخہ تنجیر علی ہے کسی عامل کے پاس

پہن مقوی اور یہ ناگفتہ بہ کامل کے پاس

۵۲۲ بدترین اطوار کی ہے ایسی باتوں میں جھلک

مشتہر کرتے ہیں انکو ندہی اخبار تک

۵۲۳ سرورق کو دیکھ کر اندر صحت دیکھئے

دعوے اصلاح پڑھئے اور یہ خدمت دیکھئے

۵۲۴ مدعی اصلاح کے بن کر تباہ ہیں یہ راہ

مثل سایہ نور کے ہمراہ ہے رنگ سیاہ

۵۲۵ اک نمائش ہے یہ قال اللہ اور قال الرسول

سامنے زر کے پھیل جاتے ہیں دعوہ اور اصول

۵۲۶ قدر و قیمت آدمی کی اس ذکر کیتر سے ہے
مرتبہ اسکا نہ پوشش سے نہ اسکے زر و کسے

۵۲۷ خدمت ایسی کر رہے ہیں صوفیانِ نیکنام

دیکھئے آیات قرآنی کا یہ ہے احترام

۵۲۸ انکا ہر تعویذ ہے تسخیر میں مثل فنون

ہوئی ہیں مطلوب خود قدموں پہ آکر سرنگوں

۵۲۹ ہے عدالتیں وہ نسخہ کامیابی کی دلیل

کیا ضرورت کوئی اپنا ساتھ لیجائے وکیل

۵۳۰ جتنے ہوں بے روزگار انکو یہ پہونچا دو پیام

بولیں تقدیر ان کو ہونگے وہ سب شاد کام

۵۳۱ انکا اک تعویذ ہے ہر امتحاں میں بے نظیر

کیا عجب درجائیں اس کو قبر میں نہ کر تکبر

۵۳۲ مغربی مرد و جوان سہت سے مرد کا میاب

اپنی گھر میں یہ بناؤ ہیں شبابِ بختِ شباب

۳۹ انتہائی زوال کی حالت

۵۳۳ مرکز تہذیب عالم تھی کبھی جو سرزمین
آج اس میں جزئیات ہی ابتری کچھ بھی نہیں

۵۳۴ سلطنت میں جب زوال آیا مہر کوئی نہ تھا

کارواں صحرا میں گم تھا۔ راہ برد کوئی نہ تھا

۵۳۵ کاہلی میں قوم پڑ کر علم و فن کھوئی گئی
خوبیاں غائب ہوئیں حالت زدی ہوئی گئی

۵۳۶ حوصلے سب مر گئے جدت نہیں جودت نہیں

خون میں جدت نہیں ہو قلب میں جدت نہیں

۵۳۷ اس مرض کی کیسے قسمت چارہ سازد کر سکے

ایک بھی جوہر نہیں ہے جو تلافی کر سکے

۵۳۸ حق کسی کا کیا ہے اس دنیا میں ہو کر بے ہنر

خود نہیں کرتا مسلمان اپنی حالت پر نظر

۵۳۹ اپنی قیمت کی حقیقت کو اگر وہ جان لے

امت مسلم صداقت اس بیایاں کی مان لے

۵۴۰ بے عمل رہنے سے وہ دنیا میں اب بیکار ہے
اک تماشائی ہے خالی رونق بازار ہے

۵۴۱ دوسری تو ہیں ہوئیں بالا ہنر کے زور سے

ہو گئے محکوم حاکم سیم وزر کے زور سے

۵۴۲ زسیت میں حسنِ عمل یہ رکھو مرنے کی فکر!

کہوں نہ آئے موت اُسے جب کام کر نیک ہو ذکر

۵۴۳ رزق پاتے ہیں سمجھی اہل ہنر اور بے ہنر

کوئی محنت سے کماتا ہے تو کوئی مانگ کر

۵۴۴ جب ہیں توفیق اُس میں کام کرنے کے لئے

زندگی ملتی ہے گو یا صرف مرنے کے لئے

۵۴۵ کام اے مسلم وہ کر پھر نام ہو سلام کا

شرم ہے تیرے کو خود ننگ ہو اس نام کا

۵۴۶ زندگی جس کا نہ ہو باقی وقار و احترام

یا وہ باعزت بنے یا آج ہو جائے تمام

۴۰۔ تنظیم اور ضابطہ کا فقدان

۵۴۷ ضابطے سے کام کرنے میں ہیں تکلیفیں ہزار
خدمت قومی میں بد نظمی عموماً ہے شہسار

۵۴۸ کوئی ادنیٰ بھی ادارہ ہو یہ دیکھا اوسکا حال

خود ہے مشرق میں مگر مغرب میں ہرز کا سوال

۵۴۹ گو ضرورت ہو مقامی بنتی ہے وہ مرکزی

حلقہ بندی کی نہ دیکھی کام میں خوبی کبھی

۵۵۰ ہے عجب سلم تیامنی کے لئے یہ تنظیم

تنظیم خود لیتے ہیں در یوزگی کا دن سے کام

۵۵۱ نام سے امن کے کہیں کر لیتے ہیں قائم مکاں

لا کے زر کل منہ سے بچے چلاتے ہیں دکان

۵۵۲ اپنے مطلب کیلئے عمال کی ہے یہ روش

کرتے ہیں انکی گدائی سے وہ اپنی پرورش

۵۵۳ شرم ہے بیت الیتامی نام اور یہ کیفیت

بچے پاتے ہیں وہاں در یوزگی کی تربیت

۵۵۲ سیکڑوں اس ملک میں قائم ہیں نصرانی مشن
گائے تک گورشنو میں رکھتے ہیں اہل وطن

۵۵۵ انکو دیکھو اوریت نامی کا یہ انکا انتظام
یہ بھی ایک پیشہ ہے جسکا خدمت قومی ہے نام

۵۵۶ مال مسجد تک کا ہے التروالوں کو حلال

بیشتر اوقات بد نظمی کی ہیں بین مشال

۵۵۷ تنفقو کے حکم کی تعمیل تنظیم ہے

ہے گدائی لوٹ یہ خیرات کی تقسیم ہے

۵۵۸ واعظو اب بھی خدا را صورت تنظیم ہوا

تاکہ موردی گدا کی حسرتی تقسیم ہو

۵۵۹ مستحق محروم ہیں اس بے نیکی خیرات سے

مشرم آنا چاہئے ہم سب کو ان حالات سے

۵۶۰ سب سفر کرتے ہیں محنت کی کمائی کے لئے

چھوڑتا ہے مسلم اپنا گھر گدائی کے لئے

۴۱۔ گداگری!

۵۶۱ جب پڑے تکلیف میں مسلم وہ بتاتا ہے فقیر
زندگی محنت کی ہو جاتی ہے دشوار و حقیر!

۵۶۲ پیشہ درپوزگی نے پائی مسلم سے جدا

اس سے بہتر اور آساں تر نہیں حیلہ ملا

۵۶۳ وعظ میں خیرات کا پہلا مقرر ہے سبق

ہو گا شاید اس زمیں کا ورنہ درویشوں کا حق

۵۶۴ مانگنا نام خدا پر داخل حسرات ہے

ہر گدا کے پیشہ ور کی پرورش خیرات ہے

۵۶۵ کیا شتر لٹ مانگنے کی ہیں نہیں ان کا بیاں

پھرتے ہیں سیاح بن کر سائلوں کے کارواں

۵۶۶ تندرستوں نے کیا ہے اک یہ پیشہ اختیار

کسب روزی کیلئے محنت ہو ان کو ناگوار

۵۶۷ موجب برکات ہوتی ہے صدائے سائلاں

پرورش سے انکی خوش ہوتا ہے رب و جہاں

۵۶۸ یہ عقیدہ ہے فقیروں کی دعا مقبول ہے

جب ہوان کی وساطت التجا مجہول ہے

۵۶۹ جمع ہیں ہر چند ان لوگوں میں دنیا کے عیوب

پھر بھی مہر نیم روز انکا نہیں ہوتا غروب

۵۷۰ ہیں لوگ اللہ والے جبر ہے جائز او نہیں

ہم پہ سختی بھی کریں تو صبر ہے لازم ہمیں

۵۷۱ بے عمل ہے اس جہاں ہیں گو فقیروں کی حیات

اونکی برکت اور دعا سے ہے یہ قائم کائنات

۵۷۲ گو نہیں ملتی ہے ڈھونڈ کر سے بھی خوبی انہیں ایک

مانگنے والے کمانے والوں سے تاہم ہیں نیک

۵۷۳ کرتی ہے خیرات پیدا جب فقیروں میں فتور

لینے والوں کو ہر بڑھکر دینے والوں کا قصور

۵۷۴ واعظویہ بھی تمہارے سوچنے کی بات ہے

کنکلی یہ اراد ہے۔ کیا مصرف خیرات ہے

۴۲۔ درپوزگی کا عروج

خودداری کا زوال !

۵۷۵ سورہ ظہر میں ہے یہ صاف فرمان خدا

رزق کی تنگی ہے مافراہمیوں کی ہے سزا

لوگ ایسے ہوں گے اعمیٰ خشر کو میدان میں

اُس جہاں میں بھی رہیں گہر طرح نقصان میں

۵۷۷ امت مسلم کی خود داری گئی خیرات سے

چھوڑ دی محنت گذر رہو فی لگی صدقات سے

۵۷۸ کسب روزی کا نہیں کوئی سلیقہ اور مہنر

ہو کر جاتے ہیں زیادہ سائلانِ عیشہ ور

۵۷۹ کل ذرائع صنعت و حرفت کہ جب کاغذوں

کیوں نہ مسلم پھر گدائی کے لئے مجبور ہوں

۵۸۰ اور ملکوں میں ہیں قائم کارخانے صنعتی!

ہیں گدائی کے عوض اونہیں مشاغل حرفتی

۵۸۱ جب نہ ہوں روزی کماؤ کے طریقہ ملک میں

لوگ مفلس ہو کر پھر سائل نہوں تو کیا کریں

۵۸۲ اشرف المخلوق ہے انسان دانش کو سبب

اس صفت کو اور حیوانات میں محروم سب

۵۸۳ کوئی تبار انہیں ملک عرب کی ایک پسینہ

جس کو معلوم کیا انکا منہ ہے کیا تیسرے

۵۸۴ ہر تبرک کیلئے جج ہیں مقامی شے محال

اب وہاں ہر دست کاری کی جگہ دست سوال

۵۸۵ سال ہیں اچھی کمائی کرتے ہیں جج ہیں عرب

اپنے دھند کو چھوڑ کر درویش بن جاتے ہیں سب

۵۸۶ کیا یہی خیرات ہوگی باقیات الصالحات

ہیں نتائج جس کے یہ بربادی و وحیات

۵۸۷ عام چندوں کو بنی گھٹی جو عرب میں ریلوے

حاجیوں کو تا سفر میں اس کو کچھ راحت ملے

۵۸۸ کام میں لاؤ عرب اتنی لیاقت ہی نہیں

کیا کریں گے مانگنے سے انکو فرصت ہی نہیں

۴۳۔ مسلم مہاجرین کی شانِ محبت

۵۸۹ حکم قرآن ہے رہو آفات میں ثابت قدم

صابر و رابطہ پہ ہے اللہ کا لطف و کرم

۵۹۰ اسکی تعمیل ہر جب ہو فضا ناخوش گوار

چھوڑ کر اپنا وطن فوراً مسلمان ہیں فرار

۵۹۱ ہو فضا قدر و کدر باختہ ہوتے ہیں ہوش

بیچ کر گھر بھاگتے ہیں وہ بہ یک مہنی دو گوش

۵۹۲ اک عجیب شان انکی جب یہ ہوتی ہیں رواں

کچھ نہیں معلوم جا کر یہ کریں گے کیا وہاں

۵۹۳ وقتِ ہجرت کچھ نہیں ہو سیم و زر و ہنر

دشت میں گم ہو کے پھر پاتے نہیں راہ گزر

۵۹۴ عیش بے محنت کہیں ملجاؤ رہتی ہے تلاش

ڈھونڈتے ہیں ملک الیسا مفت دکان کو معاش

۵۹۵ بے ہنر جا کے کہیں بیکار ہے اسکا سفر!

ہے دخت خشک سے بے سود امید مثر

۵۹۶ جو نہیں رکھتے وطن میں کسبِ وزی کا شعور

لوگ ایسے کیا کریں گے جاؤ اپنے گھر سے دور

۵۹۷ کر کے ہجرت دوسرے اس نشان سے آئے یہاں

مول لینا چاہتے ہیں ہم سے دوکان و مکاں

۵۹۸ بے ہنر کو واسطے پردیس سے بہتر ہے گھر

کہیں حنظل بدل سکتا نہیں اپنا اثر

۵۹۹ فرق ہے اہل ہنر اور بے ہنر کے درمیاں

صاف آنیگا نظر دنیا میں تم جاؤ جہاں

۶۰۰ تنگ دستی نے کیا مسلم کو اس درجہ فقیر

جب ہوا آئادہ ہجرت چلا بن کر فقیر

۶۰۱ دولتِ علم و ہنر غایب کی خالی ہاتھ ہے

اک تبرک صرف کیشول گدائی ساتھ ہے

۶۰۲ قلب سکے کو کہیں لیجاؤ چل سکتا نہیں

عام یہ آئین قیمت ہے بدل سکتا نہیں

۴۴ علم کی ان حالات سے التفاتی!

۶۰۳ عالموں کو ہر نئی تعلیم سے ہے حیرت راز

بلکہ ان کی رائے میں مشکوک ہو اس کا جواز

۶۰۴ بیشتر انکی طریق خاص پر ہے گفت گو

کسب روزی کی نہیں ہو جسمیں کوئی رنگ و بو

۶۰۵ کاروین تنظیم سے کرنا انھیں آتا نہیں

فرقہ بندی کا جواب نہیں شوق ہے جاتا نہیں

۶۰۶ زندگی میں عمل کا مختصر معیار ہے

باقی یہ دنیا مسلمان کے لئے پرکار ہے

۶۰۷ رہتے ہیں دنیا میں دنیا سے مگر ہیں بے خبر

آنکھ ہر لیکن نہیں اس میں توازن کی نظر

۶۰۸ واقفیت تنگ ہے وسعت نہیں ہے وعظا میں

نام تک سلم ممالک کو نہیں معلوم انھیں

۶۰۹ کچھ بھی ہو جائے نہ ہمدردی نہ تعلق بین مدد

”برسرِ فرزندِ آدم ہر چہ آید بگزرد“

۶۱۰ جو ہر ذاتی نہ ہو جس شخص میں انسان نہیں

اس جہاں میں سکیستی برقرار حیوان نہیں

۶۱۱ دستکاری قید میں کرتی تھی اٹلی کی سپاہ
جب گئی واپس تھا اسکے پاس کافی زاد راہ

۶۱۲ جو ہر ذاتی ہی کام آیا جب وقت آ پڑا

مدتوں مٹی میں رہ کر بھی نہیں میرا سڑا

۶۱۳ چور کا خطرہ نہیں ظالم کا اندیشہ نہیں

ساتھ ہے انسان کہ ہر وقت وہ جا رہا ہیں

۶۱۴ ایک چھوٹا ملک یورپ میں سوئٹزرلینڈ ہے

ساختہ اسکی گھڑی عالم میں ہے مشہور نشے

۶۱۵ - دیکھئے یورپ کی صنعت کہ کیا سے بڑھ گئی

سیم و زر سے قیمتی ہے آہنی جیسی گھڑی

۶۱۶ کوئی پہلو چاہئے علم و ترقی کا ضرور

زندگی کا یہ تلام ہو سکے جس سے عبور

۴۵۔ مساجد میں نزاعت

۶۱۷ جتنے فتنے ہیں مساجد میں نہیں بازار میں

اختلاف رنگ ہر گل میں نہیں ہے خار میں

۶۱۸ سجدہ خالق میں جھکڑا ہے کہیں تقلب کا

پارہ پارہ ہے جماعت نام ہے توحید کا

۶۱۹ ایک واعظ دوسرے کا وعظ سن سکتا نہیں

ایک مسجد میں رہیں دو ساتھ۔ یہ دکھیا نہیں

۶۲۰ حیث آپس میں ہیں ہیں یہ موجد مخد

ہر دلو میں کشمکش کے ساتھ خورانی و ضد

۶۲۱ ہر مسلمان میں اخوت کی جگہ خود

دل میں بغض و کینہ لب پر قل ہو اللہ احد

۶۲۲ گندہ نیت ہو تو ہوگی کس طرح اظہر صلوٰۃ

کرتی ہر تنہی عن الفحشاء والمنکر صلوٰۃ

۶۲۳ دست سائل خانہ اللہ میں بھی ہے دراز

ہوتی تھی پاؤں گم۔ جانے لگی اب جانماز

ابتدائی آیت

۱۔ اکیسواں پارہ

۶۲۴ کب سماں کا نظر آئے گا حسن بنظم
دیکھئے کب اس کو بیت المال کا ہو گا قیام

۶۲۵ ساتھ ہے تنظیم کے اسلام میں حکم زکوٰۃ

ضابطہ معدوم ہے ہر سو ہے اپنی اپنی ذات

۶۲۶ ہر ادارہ کا یہ دعویٰ ہے کہ وہ حق دار ہے

جو طریق صرف اس کا ہے وہی معیار ہے

۶۲۷ عالموں نے اس فریضہ کی نہ کچھ تنظیم کی
حکم قرآن کا سنایا کچھ لیا اور راہ لی

۶۲۸ واعظوں لوگوں کو جنت میں نہ ہو گا کوئی کام

جو ہر ذاتی دکھانے کے لئے ہے یہ مقام

۶۲۹ اس جہاں کی زندگی ہے کام کرنے کیلئے

یہ نہیں خلد ہیں آرام کرنے کے لئے

۶۳۰ بے تفکر بے مشقت زندگی جنت میں ہے

راز سب کی کامرانی کا یہاں محنت میں ہے

۴۶۔ مواعظ میں ماحول کے بے التفاتی

۶۳۱ برسر منبر نصیحت جب کبھی واعظ نے کی
سب کہا لیکن نہیں وہ بات جو کہنے کی تھی

۶۳۲ ہر نمازی کیلئے مسجد میں تلقین صلوٰۃ
مفسلوں میں ہوتی ہیں تبیلغ احکام زکوٰۃ

۶۳۳ گفتگو میں ہر فقط خیرات کا رہتہ ہیں
کسب روزی و ہنر کا ذکر اس میں کچھ نہیں

۶۳۴ فہم کے باہر ہر جملہ آفرینش کے نکات
ارتقاء عام پر بالکل نہیں ہر التفات

۶۳۵ شان و سیا کی ہر جتنک آسمیں ہر آب رواں
آب استادہ میں موجیں ہوں وہ ہستی کہاں

۶۳۶ نوجہ غم سے نہ ہوگی سد کی چارہ گری
چاہئے اسکے لئے عقل و عمل کی زندگی

۶۳۷ ابتدا سے پڑ گیا مجھے بہت تسلیم ہیں
ہو گیا دشوار۔ ہوتا مسلک تسلیم میں

۶۳۸ دین و دنیا اسلئے رکھ کر ہیں ساتھ ساتھ
زندگی کی راہ نمائی میں رہے دونوں کا ہاتھ

۶۳۹ ان کی دنیا ہر نفع جو گردش ہے ان کے زمیں
عالموں کا نظریہ میں اسلئے وسعت نہیں

۶۴۰ جب ہیں جغرافیہ تاریخ کی ان کو خبر
کیا بتائیں گے کہ ہیں البحر یا مٹیونس کدھر

۶۴۱ دے نہیں سکتے ہیں وہ جب اس مسائل کا جواب
ایک حل آسمان ہر دانش عالم بالصواب

۶۴۲ مقتضائے وقت ہر عالم بڑھ رہا علم جدید
نما کہ ہوں نئے وعظ ہیں داخل تدابیر مفید

۶۴۳ متحد ہو کر کریں تدبیر احسن اختیار

قوم کی کشتی نکالیں مل کے اس طوفان سے پار

۶۴۴ کب وہ سمجھیں گے یہ دنیا عالم اسباب ہے
کامرانی ہے عمل سے ورنہ پیچ و تاب ہے

۴۷۔ جدتِ رقیات کے نسبتِ سما کا خیال

- ۶۲۵ مغربی کوشاں ہر دوری کام میں حائل نہ ہو
عالموں کا فیصلہ یہ ہے کہ وہ زائل نہ ہو
- ۶۲۶ تاریکی فون ہو یا ریڈیو فستومی یہ ہے
کارڈیں ہیں معتبر ایسی نہیں ہے کوئی شے
- ۶۲۷ انکا کہنا ہے کہ شاید جھوٹ ہو ان کی خبر
عالموں کو اس لئے ہے ان کو فتویٰ میں حذر
- ۶۲۸ اِنَّ لِّعَیْشِ النَّظَنِ اَثْمٌ صَافٌ ہر سلام میں
ہادیان دیں اسے لادیں لیکن کام میں
- ۶۲۹ کہیں دریا پہ پڑ جائے تباہی میں جہاز
ریڈیو ہوتا ہے اس حالت میں اسکا کارساز
- ۶۵۰ منحصر ہے تار پر دنیا کا موجودہ نظام!
اسکو خارج کر کے چل سکتا نہیں ہے اس کا کام
- ۶۵۱ حوصلہ بہت ترقی کا مسلہاں کو نہیں
پر لگا کر ہیں رواں سوئے فلک اہل زمین

۶۵۲ تار برقی ریڈیو اینٹرنہیں خالی قیاس
ہیں یہ دنیا آج دنیا میں ترقی کی اساس

۶۵۳ رائے ہو جائے غلط ان میں مگر دھوکا نہیں
واعظوں نے اس حقیقت کو کبھی سوچا نہیں

۶۵۴ ہونگی ان لوگوں پہ ظاہر ارتقا کی خوبیاں
جب انھیں لیجائیں گی حج کو ہوائی کشتیاں

۶۵۵ بیٹھ کر ام القریٰ میں جب کریں گہر سربات
انکو پھر معلوم ہوں گے ریڈیو کے کچھ صفات

۶۵۶ اس فضا میں بھی حرم کی برکتیں ہیں ذکر ال
روزاتی ہے مسلسل اس میں کعبہ کی اذال

۶۵۷ مژدہ تکبیر ہے ہر جائے سن کو کہیں!
کیا کریں واعظ کو دل میں شوق سنو کا نہیں

۶۵۸ دیر سے حاصل ہوا آواز لکھنے کا کمال
ورنہ سنئے آج بھی ہم شوق کو بانگ بلال

۴۸ = ایجادات پر تضاد فیصلے

۶۵۹ مسجدوں میں عام ہر یورپ کی گھڑیوں کا حواز

وہ بتاتی ہیں مسلمانوں کو اوقات نماز

۶۶۰ بن سکی مسلم ممالک میں نہ اب تک ایسی چیز

گو ضروری ہو نہیں سکے بنانے کی تہین

۶۶۱ وقت دریافت کیسے جب بارش کی جھری

دیکھتے ہیں مولوی اس وقت یورپ کی گھڑی

۶۶۲ اب میں یورپ کی ساعت کا ہر پورا اعتبار

ہر سحر افطار کے اوقات کا اس سے شمار

۶۶۳ مسجدوں میں روشنی برتی ہو چکے جا بجا

دوتنک آواز پہنچائے وہ آ لہ ناروا

۶۶۴ جیسے عینک دیتی ہو ضعف بصارت میں مدد

لاوڈ اسپیکر سے ملتی ہے سماعت میں مدد

۶۶۵ شرع سے ایمان کا شاید کوئی نقصان ہے

خطبے سے خارج رہو واعظ کا یہ فرمان ہے

۶۶۶ ریڈیو پر منحصر ہے جنگ تک کا کاروبار

چاند کی اس سے خبر آئے تو ہے بے اعتبار

۶۶۷ تَعْقِلُونْ بار بار اللہ کا فرمان ہے

اور لَحْنُ الْقَوْلِ کہ بھی شرع میں پہچان ہے

۶۶۸ کیا ہر امر واقعی اس کی نہیں ہے جستجو

تاریکی فون سے جائز نہیں یہ گفتگو

۶۶۹ قطب کی دریافت میں بھی ہاتھ تھاسائٹس کا

جب ہوا ایجاد مقناطیس سے قبل نہا

۶۷۰ عالموں کو علم کی ہم دیکھتے ہیں یہ بہار

آیت حق ایک اقسام روایت بے شمار

۶۷۱ جب بیاں کرتے ہیں مطلب رب کے حکامات کا

ان کا اک دریا ہر توجیہات و تاویلات کا

۶۷۲ ہو گیا جائز امیروں کے لئے حج بدل !

کیا عجب دیگر فرائض کا بھی حل آئے نکل

إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ قُرْآنًا عَرَبِيًّا لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ
وَلَنَعْرِفَنَّهُمْ فِي لَحْنِ الْقَوْلِ

۱ سورہ یوسف رکوع ۱

۲ سورہ محمد رکوع ۴

۴۹ = تعلیم سائنس کی مخالفت

۶۷۳ کرویا ایجاد کرنے فاصلوں کو مختصر

ان ہوائی کشتیوں کو ہوگا اب حج کا سفر

۶۷۴ حاجیوں کی واسطے سائنس نے خدمت وہ کی

جو مسلمانان عالم سے نہ اب تک ہو سکی

۶۷۵ قوتیں اور صنعتیں رب نے بنائی ہیں تم لم

ان سے کرنا تجربہ سائنس کا اتنا ہے کام

۶۷۶ علم تحقیقات کو واقف نہیں علمائے دیں

شکری پیدا ز خود سائنس کر سکتا نہیں

۶۷۷ وہ اگر سائنس پڑھتے یہ نہ ہوتا نطر یہ

اس کے نسبت مختلف ہوتا پھر ان کا فیصلہ

۶۷۸ عالموں کو یہ مسائل جب نہیں ہوتے ہیں حل

اس ترقی کو سمجھتے ہیں وہ شیطانی عمل

۶۷۹ مثل اوروں کے مسلمان کو بھی نہ سمجھیں حق ز دیں

لیکن اسکے پاس اب چشم حقیقت میں نہیں

۶۸۰ واعظوں کو پہلے انگریزی میں کفر آیا نظر
انکے کہنے کو مسلمان نے کیا اس سے حذر

۶۸۱ بعد میں نور نظر خود انکے قائل ہو گئے

جا کے انگریزی مدارس میں وہ داخل ہو گئے

۶۸۲ اس نئی تعلیم پر واعظ کا یہ ارشاد ہے

اُس کا پڑھنا اور پڑھانا کفر اور الحاد ہے

۶۸۳ کیوں نہ مسلم علم و فن میں ساتھ دنیا کے رہے

ہو کے جزو کار و اہل کیوں گرد رہے ہو کر چلے

۶۸۴ وسعت سائنس ہے مثل فنون سامری

وعظ ہیں آتی نہیں شان عصائے مولوی

۶۸۵ رک نہیں سکتی یہ رفتار ترقی اب یہاں

آ رہے ہیں اسکے پنجے میں تمام اہل جہاں

۶۸۶ وہ عصائے کہاں سے اب نہ آئے گا نبی

مولوی کچھ بھی کریں آخر رہیں گے مولوی

۵۰۔ زوالِ مسلم کے حقیقی اسباب

۶۸۷ اس مرض کی بیشتر سبب غلط تشخیص کی

وجہ کیا ہے کل خرابی کی نہیں تخصیص کی

۶۸۸ واعظوں نے یہ کیا معلوم نبض قوم سے

یہ مرض پیدا ہوا ترک صلوٰۃ و صوم سے

۶۸۹ حالت دینی مسلمان کی ہے البتہ خراب

یہ مگر ہے کاہلی اور ترک محنت کا عذاب

۶۹۰ واعظوں کو جب نظر آیا یہ پستی کا سبب

یہ نہ سوچا کیا ہو خود کی تنگ دستی کا سبب

۶۹۱ وہ نمازی نیک بندے اور روزہ دار ہیں

کیوں مرض زائل نہیں وہ بھی تو خود بیمار ہیں

۶۹۲ کیوں موحّد کیلئے نازل ہوئی رب کی سزا

کیا کیا ہو غیر مسلم نے جو پائی یہ سزا

۶۹۳ حجت حق عام ہو اس میں نہیں کوئی کمی

کوشش و کاوش مگر رکھی گئی ہے لازمی

۶۹۴ ہے مساوی سب کا حق مہالی ہو یا دیندار ہو

کامرانی اسکی ہر محنت میں جو سرشار ہو

۶۹۵ جملہ قوموں کیلئے وہ چشمہ الطاف ہے

وہ خدا سب کے ہاتھ میں لکھا ہے

۶۹۶ زندگی میں کوئی ہے ناکام کوئی کامراں

آگے ہر اک اپنی دنیا خود بناتا ہے یہاں

۶۹۷ قابلیت سب کو دی ہو آگے بڑھنے کیلئے

ارتقا کی سیڑھیاں رکھی ہیں چڑھنے کیلئے

۶۹۸ - سیم و زر رب نہیں رکھنا زمین کی سطح پر

ڈھونڈھنے والا اسے پاتا ہے مٹی کھود کر

۶۹۹ آسمان کو کر دیا بارش کا اس نے انتظام

فرض ہر بندوں کا محنت کو کریں کھیتی کا کام

۷۰۰ تنم ریزی کر کے پھر امید رحمت چاہئے

ہر دعا کے ساتھ کوشش اور محنت چاہئے

توکل بے محنت

۵۱۔

۴۰۱ بارش رحمت کو چوپایوں کو ملتی ہے غذا
قوتِ انساں شیراز اس کی محنت کا صلہ

۴۰۲ جب نہ لوہا کام میں آئے تو لگ جاتا ہر رنگ
آدمی کے ذہن پر لاتی ہر بیکاری یہ رنگ

۴۰۳ ترکِ تعلیم نو مسلم ترقی کیسا کریں
کیسے آئے تیرا جنت تک نہ پانی میں گھسیں

۴۰۴ بدھنر مسلم کی بیکاری یہ لائی ہے اثر
ذہنیت میں اسکی اب باقی نہیں قدر مہنر

۴۰۵ اپنی حالت دیکھ کر بھی وہ نہیں ہوتا خجل
حسن نہ ہو جس دل میں اسکا نام کتبک کا دل

۴۰۶ مفلسی ام الخباہیت ہے یہ پہچانا نہیں
کس طرح وہ رفع ہوگی آج تک جانا نہیں

۴۰۷ روز بدتر ہو رہی ہے قوم کی درماندگی!
کیسے پوری ہوگی صنعت تجارت کی کمی!

۷۰۸ جب نہ لوگوں میں جوہر ہے حکومت ناتواں

ملک برباد اور مفلس ہے اسکا حکمراں

۷۰۹ شرق وسطیٰ کی یورپ کی رقابت خیریت

اسلمہ تک کیلئے اسمیں نہیں سے مقدرت

۷۱۰ کیا مشاغل آج ہیں کوئی بتا دے یہ ہیں

کوئی وہ خوبیاں ہیں فخر ہے جن پر انھیں

۷۱۱ کہتے ہیں واعظ جو اس فکر ترقی کو برا

آج تک انکو نہ سوچا کوئی بہتر راستا

۷۱۲ انکی تلقین ہر ذلت میں بھی قانع رہو

غیب سے سب کام ہو جائیں گے تم چھ مت کرو

۷۱۳ اہل یورپ صنعتوں کے پورے ہیں مستفید!

ہے بے دریافت انکی کوشش و کاوش شدید

۷۱۴ اب وہ کوشاں ہیں ستاروں کے ہو قانم ارتباط

دیکھئے یہ حوصلہ انساں کے اور اس کی بساط

۵۲ مناظرِ عالم سے سبق آموزی

۷۱۵ اے مسلمانو مناظر سے سبق حاصل کرو

ساتھ دینا کے چلو اپنے کو اس قابل کرو

۷۱۶ رب نے سب کو دولتِ عقل و خرد کی ہے عطا

ہر قصور اس قوم کا جس نے نہ کام اس سے لیا

۷۱۷ نہ نسبت رکھوئی پس ماندہ ہے کوئی کامراں

عقل و دانش کا ہر اک کی ہو رہا ہے امتحاں

۷۱۸ چشم میں بنیانی دل میں قوت ادراک ہے

جو نہ لائے کام میں انکو وہ ہستی خاک ہے

۷۱۹ آج تک ہم نے نہ جانی قدر و قیمتِ وقت کی

اونٹ گاڑی کیسے موٹر کی کرے گی ہم سری

۷۲۰ ہر طرف عالم میں تبدیلی ہو کس تیزی کیسا تھ

روز اک ایجا دنو ہو حیرت انگیزی کیسا تھ

۷۲۱ جس سفر میں ختم ہوتا تھا اہم جزو حیات !

اب ہی قطع مسافت ہو گئی گھنٹوں کی بات

۷۲۲ دیکھ کر موٹر نظر سے ریل گاڑی گر گئی!

موٹروں کی ہوا پر شپ سے ہوا اکھڑی ہوئی

۷۲۳ کوئی شہر مٹی نہیں ہو دیتا تک اک حال میں

کہ نہیں سکتے ہیں حالت ہوگی کیا دس سال میں

۷۲۴ ہیں سفینے آہنی پرواز میں جیسے پتنگ

کیا خبر دکھلائے گا کیا کیا زمانہ اور رنگ

۷۲۵ موج ایسٹروں کی حالت کا پتا بتلائے گی

ریڈیو سے سنیں بیماروں کی دیکھی جائے گی

۷۲۶ روبرو بیماری کی تصویر تک ہوگی عیاں

اور معالج سے کرے گی حال اپنا خود بیاں

۷۲۷ چین میں ملاح ہوگا اور کشتی در فرنگ

وہ روانہ ہوگی پھر بھی ہر ترقی کا یہ رنگ

۷۲۸ جو بٹا کا اہل ہوگا صرف وہ رجائے گا

باقی سب مٹ جائیں گے اک وقت ایسا آئیگا

قدر انسان بمقدار مہنر!

۵۳

۷۲۹ بے مہنر کا بزم عالم میں نہیں کوئی قرار
اسکی ہستی دوسروں کے ساتھ ہر مثل غبار

۷۳۰ قدرت تخلیق سے ہر چیز میں جو ہر ہیں خاص
قیمتیں نسیا کی ہوتی ہیں بہ معیار خواص

۷۳۱ قاعدہ چوپایہ تک کیواسطے دنیا کا ہے
کار آمد جس قدر ہوا اسکا درجہ اتنا ہے

۷۳۲ ہیں مبارک لوگ جنکی عقل کی ہوتی ہے نقل
واڈ برا ناں نہیں ہر نقل کی بھی جن میں عقل

۷۳۳ ارتقا انسان کا دنیا میں پہونچا ہے کہاں
ابر و باراں کیلئے کوشش میں ہیں سائنس داں

۷۳۴ صانع قدرت کی صنعت کا ہر عالم میں ظہور
گھٹ رہی ہے ہر طرف ظلمت ترقی پر ہے نور

۷۳۵ ایک دن زیر زمین دیکھے گی انساں کی نظر
کیا عجب سائنس سے ہو جائے پیدا یہ مہنر

۴۳۶ جنگ میں جب روم پر یوپیپ میں بیماری ہوئی
اب میں دیکھا کرتا تھا نظر وہ شے بنی

۴۳۷ ہم نے بھی ایسا اگر پیپ دیکھا ہوتا مہر
اب میں انیسویں کا چاند آ جاتا نظر

۴۳۸ میوزیم میں صنعتی اشیاء ہیں سلم کی ہزار
رہ گئیں عالم میں وہ علم و مہر کی یادگار

۴۳۹ خاص تھا تخلیق اتہر سے خدا کا عا
آفریں ہے اہل یورپ نے اسے پورا کیا

۴۴۰ جیسے یہ جزو ہوا ہے نہ رتوں کی اک مثال
خاصیت ہیں اپنی ہر شے رکھتی ہوں لاکھوں مثال

۴۴۱ قوتوں کا ایک دواشیاء میں جب سمجھے نظام
حکمتوں کو فاصلے منسوخ کر ڈالے تمام

۴۴۲ صانع قدرت نے جب اشیاء میں رکھیں قوتیں
اسکا نشا تھا کہ بندے ان کو یہ سب کام ہیں

قد جواہر!

۵۴

۷۴۳ اے برادر چاہئے رنگ زمانہ پر نظر

بیم وزر لوگوں کو گھر کا جارہا اب کہ ہر

۷۴۴ سکھ سہیں کی اب بازار میں قیمت نہیں

جو ہر ذاتی نہیں ہونے سے وہ وقت نہیں

۷۴۵ نوٹ اور موجودہ سکوں میں تو کچھ رکھا نہیں

زر گراں ہر اس قدر بازار میں ملتا نہیں

۷۴۶ تین آنہ بھر جو چاندی روپیہ میں رہ گئی

گھٹنے گھٹنے تین آنہ اس کی قیمت بھی ہوئی

۷۴۷ خوف سے لوگوں کو اس قیمت کا بھی کیا اعتبار

نشل میں انکی نہیں آتی ہے دولت پاندار

۷۴۸ قیمت اشیاء کی وہی ہے آج بھی جو پہلے تھی

کل خرابی یہ ہے سکھ میں نہیں قیمت رہی

۷۴۹ سکھ تک بے قدر ہے بے جوہر ذاتی یہاں

آدمی کیواسطے قانون قیمت ہے گراں

۴۵۰ ہیں یہ حالات زمانہ درسِ لسان کے لئے

چاہئے جو ہر کوئی دنیا کے سامان کے لئے

۴۵۱ چل نہیں سکتی ہمیشہ سیم کے بدلے سفل

اس سبب آج ہی ہر سو گرافی کا یہ حال

۴۵۲ تحسب جس میں پڑے ہیں رتقائے عام ہے

صرف مسلم اس جہاں میں ہر جگہ ناکام ہے

۴۵۳ ریڈیو سوز کرتے ہیں اکنافِ عالم گفتگو

ذہنیت سے صرف مسلم ہے ترقی کا عدو

۴۵۴ ہو گیا ہر فطرنا بیکار مسلم کا دماغ

شب ہیں سکور و شنی بتلا نہیں سکتا چراغ

۴۵۵ پاشنکستہ ہے وہ - رفتارِ زمانہ تیز ہے

اسلئے ہر پیش قدمی کو ادھر پر پہنچے

۴۵۶ دیکھئے کب ختم ہو گا قوم کا دورِ سیاہ

غضب ہے ہو گئی ہے ذہنیت اس کی تباہ

مسلمانوں میں سنہرے کافقہ دان !

۵۵

۷۵۷ زندگی کا مقصد واحد، یہ س تحصیل زر

زر نہ ہو لیکن ضروری ہیں بہت علم و مہر

۷۵۸ لازمی ہے کوئی جو ہر خاص انسان کیلئے

جو سفینہ بن سکے امواج طوفان کیلئے

۷۵۹ دیکھتے ہیں رہنماؤں میں فقط ریش اور لباس

یہ بھی دیکھیں کیا مہراب ہیں مسلمانوں کو پاس

۷۶۰ بڑے انسان نہیں ہیں اس جہاں کے واسطے

چاہے سامان بھی کچھ اس دکان کیواسطے

۷۶۱ جس دکان میں ہر طرف ہو نیا سامان بند

ایک دن آئیگا ہو جائیگی وہ دکان بند

۷۶۲ بڑے عمل چال نہیں ہیں کچھ بجز شرمندگی

کیسے ممکن ہے کہ ہو خالی دے سے زندگی

۷۶۳ تخم ریزی پہلے ہے پھر فصل ملتی ہے یہاں

تخم ریزی ہی نہ ہو تو فصل ہوتی ہے کہاں

۷۴ قومِ مسلم ہے پریشاں شدتِ افلاس سے

اور قوموں کا تسلط دیکھتی ہے یاس سے

۷۵ وابستہ کا حکم تھا کی ترک فکرِ کتاب

اس لئے اسکی دعا ہوتی نہیں اب مستجاب

۷۶ رحمتِ دینِ نعمتِ حق ہے مگر دنیا کے ساتھ

فکرِ دنیا چاہئے اندیشہِ عقبی کے ساتھ

۷۷ ذکرِ ماضی رہ گیا ہے فکرِ فردا کچھ نہیں

درسِ عبرت ہیں مناظر اور نتیجہ کچھ نہیں

۷۸ کیا کریں گھن لگ گیا ہے فہم اور ادراک میں

پھول کی وقعت نہیں رہتی خس و خاشاک میں

۷۹ گلشنِ عالم میں ہر گلہائے خنداں کی بہار

یہ ہیں مرجھائے ہوئے صورتِ ہر ان کی سوگوار

۸۰ جس طرف دیکھو نظر آئیں گے گھبرائے ہوئے

دوسری قوموں کے جلسوں میں ہیں شرمائے ہوئے

حیات باوقار

۵۶

۴۱ زندگی اقوام کی ہوتی ہے خود داری کیساتھ

زندگی کے موت بہتر حجب وہ ہو خواری کیساتھ

۴۲ قوم وہ زندہ ہے جسکا ساتھ ہو نشان حیات

مردہ قوموں کیلئے بیکار ہے یہ کائنات

۴۳ جائزہ مسلم بھی اپنی زندگی کا لے کبھی

ہر تعجب اس کی دنیا اس طرح اتک چلی

۴۴ اک ہنر ایسا نہیں حاصل ہو جس میں امتیاز

کس بھر وسہ پر یہ دنیا کی ہوا ہے بے نیاز

۴۵ کیوں نہیں مسلم یہاں نشانہ نشانہ سب کے ساتھ

ہر صلہ دینے میں یکساں یہ زمانہ سب کے ساتھ

۴۶ آزمائش کا زمانہ سخت تر آنے کو ہے

اہلیت جس میں نہیں وہ قوم مٹ جائیگا

۴۷ زندگی ہر قوم کی اس پار یا اس پار ہے

آخری جنگ بقا ہے حیات ہے یا ہار ہے

۷۷۸ ہو رہی ہے چار جانب زیرِ پانائب زمیں
چین اور آرام کی دنیا کہیں ملتی نہیں

۷۷۹ پارہ ہیں مفلسی کی کیا فلسطیں ہیں سزا
یعنی جو بہمان تھا وہ گھر کا مالک ہو گیا

۷۸۰ دیکھ کر موقع ہو دی ملک کو طالب ہوئے
سیم و زر کے زور سے کمزور پر غالب ہوئے

۷۸۱ دشمن جاں ہر طرف انسان ہے انسان کا
ملک گیری کیلئے جائزہ خون ایمان کا

۷۸۲ اس جہاں میں بشیرِ طاقت ہر اب معیار حق
ہو بقدرِ زور سب کو واسطے مقدر حق

۷۸۳ زندگی مسلم کی ہے ماحول سے بالکل جدا
رہ کے خالی ہاتھ ملنے کو سوا ہے اور کیا

۷۸۴ رازِ ائمہ بامِ طشت از بام ہو گا ایک دن
دیکھئے مسلم کا کیا انجام ہو گا ایک دن

زرین ستقبل کا خواب

۵۷

۷۸۵ یہ عقیدہ ہر مسلمانوں کو دل میں بالیقین

انکا ورنہ ایک دن ہوگی دوبارہ یہ زمیں

۷۸۶ کس حقیقت کی بنا پر ہو گیا ہے یہ خیال

خود فریبی دیکھئے ہیں اب بھی دور اثر افعال

۷۸۷ علم غائب زرین ہیں ہر شوق تک مفقود ہے

جو صلے مردہ ہیں میدان عمل محدود ہے

۷۸۸ ایسی بد حالی پہ بھی مسلم کو شرم آتی نہیں

یہ مصیبت بھی اسے افسوس چونکاتی نہیں

۷۸۹ کور ہے چشم بصیرت ذہنیت بیمار ہے

ہو گئے احساس مردہ عام یہ آزار ہے

۷۹۰ جان آئے جس سے تن ہیں وہ ہنر آتا نہیں

مٹتے جاتے ہیں مسلسل یہ نظر آتا نہیں

۷۹۱ ہمت انکی پست ہو اور حوصلوں کا ہے یہ رنگ

ابتدا اور انتہا ہے ان کی کاغذ کی پتنگ

۷۹۲ یہ عقیدہ جن کا ہوم میں نہیں کوئی کمی !
آدمی ایسے ترقی کر نہیں سکتے کبھی !

۷۹۳ صنعتی تعلیم میں سب جا رہے ہیں تیز تیز

ایسی بدعت اور حرکت کہ ہے مسلم کو گریز

۷۹۴ کاہلی سے ہو گئی ہے ذہنیت اسکی خراب

اور سب تحقیق و کاوش کہ ہو رہی ہیں کامیاب

۷۹۵ تربیت تعلیم کو جب لوگ امریکہ گئے

رہ گئے پیچھے مسلمان چونکہ اس قابل نہ تھے

۷۹۶ مرثیہ اقبال ماضی کا بہت کچھ یاد ہے

نشہ او سکا ہے مسلط زندگی برباد ہے

۷۹۷ رنگ عالم دیکھتے ہیں اور اثر کچھ بھی نہیں

گفتگو بہ تکنت سے اور مہنر کچھ بھی نہیں

۷۹۸ خانقاہوں میں جو ہوتا کارخانوں کا نظام

صنعت و حرفت میں یہ بھی آج ہو ذہنیک نام

فکر مستقبل کی ضرورت

۵۸

۷۹۹ دیکھو مسلم گرد اپنے فکر کو رانج سام کی

گوش دل دس کہ یہ باتیں ہیں تیرے کام کی

چشم عبرت کھول اس دنیا میں رہ غرت کیساتھ

خود کو اپنے درد کی چارہ گری غیرت کیساتھ

۸۰۱ ہاتھ رکھ کر ہاتھ پر یوں بیٹھنا شایاں نہیں

فکر مستقبل نہ جو جس شخص میں اتنا نہیں

۸۰۲ کھودے بیکار رہ کر تو نے سب اپنے ہنر

علم و فن ہیں تیرے پہ میں نہ باقی کسم و زر

۸۰۳ وجہ تیری بے بسی کی ہر یہ تیری مفلسی

کر تو خود اصلاح کتب تک ہوگی ایسی زندگی

۸۰۴ زندہ رہتا ہوں تو اٹھ فوراً کمر بستہ ہو آج

تیری حالت ورنہ ہو جائیگی آگے علاج

۸۰۵ جا رہی ہے روز دنیا آگے آگے تیز تیز

تو کہ پس ماندہ تجھے ہی پیش قدمی سے گریز

۸۰۶ ایک ہیں سب کے لئے یہ آسماں اور یہ زمین
اپنی دنیا تو جدار ہر بستہ اسکتا نہیں

۸۰۷ کوئی دنیا میں نہیں تیرا مددگار نصیب
وائے ایسی زندگی پر تو رہے ہو کہ حقیر

۸۰۸ عزت و رفعت نہیں دنیا میں کا اہل کیلئے
دولت علم و ہنر نا اہل جاہل کے لئے

۸۰۹ کا زمانے قوم مسلم کے ہوئی ہیں شاندار
ہر جگہ رونق وہ عالم ہے اسکی یادگار

۸۱۰ فرض ہے تیرا کہ پھر اس نام کو زندہ کرے
یہ اگر تجھ سے نہیں ہوتا تو پھر کیوں تو رہے

۸۱۱ زمرہ اقوام میں پیدا کر پھر اپنا وقار

یا یہ مستی نام پر اجداد کے کردے شمار

۸۱۲ گرتے پڑتے شام کرنا صبح کا مشکل نہیں
نام اسکا زندگی ہو اس کے ہم قابل نہیں

۵۹۔ صنوتِ حفت کی ضرورت!

۸۱۳ اے مسلمان! کہ خدا را اب بھی فکر زندگی

تری باعث ہو ترے اجداد کو شرمندگی

۸۱۴ تو نے خود سیکار کر لی اپنے حق میں یہ زمیں

عالموں کی دیں فروتنی سے ہوا برباد دیں

۸۱۵ کسبِ روزی کیلئے میداں ترا محدود ہے

زندگی کی ہر خوشی تیرے لئے مفقود ہے

۸۱۶ تیری ہستی صفحہ عالم پہ لائی ہے یہ رنگ

تجھ کو دنیا تنگ ہے تیرے لئے دنیا ہے تنگ

۸۱۷ اک وہائے سخت ہے حق میں تری یہ مفلسی

سب سے اول ہے ضروری فکر اسکے رفع کی

۸۱۸ یہ بلا زنجیر پا ہے کچھ بھی کھڑے جاتے تو!

سائنس تک دشوار ہے ایسی ہے یہ طوقِ گلو

۸۱۹ یہ زمانہ لے رہا ہے کاہلی کا انتقام

بے تردد اور محنت تو نہ ہو گاشاد کام

۸۲۰ ہو گا کبتک بیٹھ کر دریا کی موجوں کا شمار

چاڑھی لجائے تو بھی کشتی اس طوفاں کے پار

۸۲۱ ہر طلاطم میں بھی ہر اک عافیت کا راستا

جو خدا سب کا ہر تیرا بھی وہی ہے ناخدا

۸۲۲ سب سے پہلے تکنیک تعلیم کا کر انتظام

تندرستوں کیلئے خیرات ہو جائے حرام

۸۲۳ مقتضائے وقت ہو انہماک صنعتی

گوشہ گوشہ میں نظر آئیں مشاغل سرفتی

۸۲۴ کارخانوں میں کہیں کا غائب نہ ٹیڈنہ گلے

دوسری جانب کہیں فولاد کا سماں ڈھلے

۸۲۵ درس گاہیں صنعتی ہوں سب رہیں مصروف کار

دیکھیں پھر کیسے نہیں ہوتا زمانہ سازگار

۸۲۶ ان طریقوں کو مسلمانوں کی ہوگی بہتری

دوسری قوموں کی وہ بھی کر سکیں گے ہماری

۶۔ جنت اور دنیا کے مختلف مشاغل!

۸۲۶ آفرینش جنت و دنیا کی ہے خالق کا کام
زندگی کا مختلف دونوں جگہ ہے تنظیم

۸۲۸ رکھی ہو دنیا میں رب نے علم و فن کی زندگی
ہو گی جنت میں فقط آرام تن کی زندگی

۸۲۹ باغ جنت میں معیشت کا نہو گا کوئی ذکر
اس جہاں میں رات دن پیچھے لگی ہو اسکی فکر

۸۳۰ یہ نہیں معلوم کیا جنت میں ہو گا سب کو کام
علم و فن کی خوبیوں کیواسطے ہے یہ مقام

۸۳۱ باغ جنت کیلئے یہ جدت نبوت نہیں
رب نے انکے واسطے مخصوص کی ہو یہ زمیں

۸۳۲ کام میں انسان اگر لائے نہ علم و فن یہاں
یہ دماغی خوبیاں جو ہر دکھائیں گی کہاں

۸۳۳ فطرتاً ہی عقل انسان میں غضب کی نوعیت
اسکے ہر پہلو سے اس دنیا میں ہو نور و نیت

۸۳۲ یہ جہاں بالکل ملائیکہ کیلئے بے جوڑ تھا
رہنے اور اس واسطے انسان کو پیدا کیا

۸۳۵ اس جہاں میں رہ کے جب بے تعلق ہوں
زندگی انسان کی ہر منشا کے خالق کو خلاف

۸۳۶ اس زمانے میں ترقی کے طریقے ہیں نئے
سب پرانے قاعدہ یک نخت خارج ہو گئے

۸۳۷ اس تغیر پر عجب دیکھا گیا مسلم کا حال
چھوڑ بیٹھا وہ پرانے اور نئے دونوں خیال

۸۳۸ صفحہ عالم پر اس کی زندگی ہے بے عمل

زمرہ اقوام میں مستی ہے اس کی مبتذل

۸۳۹ کیا مشاغل ہیں مسلمان کی ترقی کے لئے

کیا یہاں وہ کر رہا ہے اپنی مستی کے لئے

۸۴۰ جب خدا کی نعمتوں سے وہ نہیں بے مستفید

کیوں نہ ہو وہ کچھ نہ کر کے اس جہاں میں ناامید

حیات بمقصد

-۶۱-

۸۴۱ ہستی انسان میں لازم خاص مقصد ہر کوئی
کشتی بے بادباں ہے ورنہ اسکی زندگی

۸۴۲ چاہئے ہر کام اس مصلح کے ہو زیر اثر
منزل مقصود ہو ہر کام میں پیش نظر

۸۴۳ خاص مقصد سہ ہے خالی اگر دور حیات
ایسے انسان کیلئے بے سود ہے یہ کائنات

۸۴۴ بے تردد اور محنت شکل آسائش نہیں
گم شدہ لوگوں کی اس دنیا میں گنجائش نہیں

۸۴۵ چاہئے انسان میں شوق حصول علم و فن
دل میں ہو ہر وقت زندہ جذبہ حب وطن

۸۴۶ ساتھ ہوا اقوام عالم کار واداری کیساتھ
وہ روشن زیبا نہیں جو ہو دل آزاری کیساتھ

۸۴۷ بزم عالم میں نہ رکھے قوم جب اپنا وقار
یہ سمجھ لو ذہنیت تک ہو گئی ہر اسکی خوار

۸۴۸ ہو گئیں کل خوبیاں مسلم کی نذر مفلسی

اوج پا کر قوم یہ قعر مذلت میں گری

۸۴۹ دیکھتی ہے اسکا منہ حیران ہو کر یہ نہیں

صفت و حرفت تجارت کی کوئی خوبی نہیں

۸۵۰ صفحہ عالم تشنج میں ہے اکثر بے سبب

مسئلے ہوتے ہیں پیدا قوم مسلم کے سبب

۸۵۱ ہیں بڑے دعوے زباں کا اور لیاقت کچھ نہیں

بنتے ہیں اکثر سیاست وال فرست کچھ نہیں

۸۵۲ چند ایسے ہیں بظاہر بہت جوش و خروش

ہو تو ہیں وقت عمل ایمان و آزادی فروش

۸۵۳ اگر ضروری زندگانی میں سلیقہ اور تمیز

علم و فن کو ہر جگہ انسان ہے ہر دل عزیز

۸۵۴ اس جہاں میں بے ہنر اقوام ہیں بار زمیں

بلکہ ایسے آدمی حیواں ہیں انساں نہیں

۶۲۔ علما اور عظیم شخصیات کا

۸۵۵ اس جہاں کی آفرینش میں ہزاروں ہیں کمال

اون کے باعث آدمی کی بہتری ہو یا زوال

۸۵۶ بعد مردن پر شش اعمال ہوگی حب وہاں

علم اسما کے سبق کا بھی ہو شاید متحساں

۸۵۷ عقل دی اللہ نے اور کی بصارت بھی عطا

اس زمیں پر صنایع میں ہر اک نے کیا کیا

۸۵۸ لازمی ہو عظیموں کو واعظواتنا خصال

شاید اس دن ہوگا اس دنیا کو نسبت بھی ہواں

۸۵۹ دل میں جب ہو عزم کوئی راہ آتی ہے نکل

طے ہوئے پر واز سے دریا سمندر اور جبل

۸۶۰ بادباں کو زور دیتی تھیں چوکی کشتیاں

آج فولادی ہیں روغن سے ہوا میں ہیں رواں

۸۶۱ مغربی نے یہ منہر پیدا کیا آواز میں

گفتگو با ہم سیفنے کرتے ہیں پر واز میں

۱۔ سورہ بقرہ (۳۶) وَعَلَّمَ آدَمَ الْأَسْمَاءَ كُلَّهَا

۲۔ سورہ نثار (۳۳) ثُمَّ لَتُسْأَلُنَّ عَنْهُمُ الْغَوْصُ

۸۶۲ قوت ایہہرے بے ملاح کشتی ہے روں
ریڈیور کھتا ہوا اپنے ہاتھ میں اسکی عناب

۸۶۳ کوئی صوری سنوئی خوبی نہ جب لوگوں میں
یہ زمیں کی خرسنجالے کیسے ایسی قوم کو

۸۶۴ واعظو مسلم جدا دنیا سے رہ سکتا نہیں
اسطرح کیا حال ہوگا کوئی کہہ سکتا نہیں

۸۶۵ لاجرم اُس کو بھی چلنا ہوگا اس دنیا کیساتھ
جانیکی کشتی عمر رواں دیا کے ساتھ

۸۶۶ عقل آئے گی خرابی حد کو جب بڑھ جائیگی
ایک دن شاید تم کیساتھ دانش آئے گی

۸۶۷ بے ہنر بے زر کا قاتم ہو نہیں سکتا وقار
اسکو بھی راہ عمل کرنا پڑے گی نقیہ

۸۶۸ ضد خلافت مقصد تخلیق حل سکتی نہیں
دیر ہو جائے مگر یہ بات حل سکتی نہیں

حیات طیبہ

- ۶۳

۸۶۹ واعظو کیا یہ حیات طیبہ کی شان ہے

جس کے نسبت نخل سورہ میں کھلا فرمان ہے

۸۷۰ انبیاء سورہ کے آخر میں ہے مکتوب زبور

یہ زمیں ورثہ بنے گی نیک بندوں کی ضرور

۸۷۱ بندہ صالح کو دنیا میں بھی ہے حاصل فروغ

ہر خرابی کا سبب ہے کاہلی مکرو و دروغ

۸۷۲ زندگی میں ہے مسلمانوں کی اے واعظ فقور

ورنہ ہوتا حکم رب العالمیں پورا ضرور

۸۷۳ ارتقا کے واسطے مسلم بھی آئے تھے یہاں

کچھ نہ کر کے آج پس ماندہ پڑے ہیں وہ کہاں

۸۷۴ خوار ہیں پھر بھی انھیں احساس رستی کا نہیں

رنج و غم کچھ دل میں اپنی تنگدستی کا ہنر

۸۷۵ کیا بتائیں کیوں نہیں افلاس کا احساس ہے

سچ تو یہ ہے انہیں اب احساس کا افلاس ہے

سورہ نخل رکوع ۱۴۔ مَنْ عَمِلْ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ أَوْ اُنْشَىٰ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهٗ حَيٰتًا طَيِّبَةً

سورہ انبیاء آخر رکوع ۶۔ وَلَقَدْ كَتَبْنَا فِي الزُّبُورِ مِنْ بَعْدِ الذِّكْرِ اِلٰنَ الْاَرْضِ بِرَقْعٍ اَعْبَادِي الصّٰلِحِيْنَ

۸۶۶ ایک عذر رنگ یہ ہوتا ہے ہم محکوم ہیں
ہیں جہاں حاکم وہاں بھی خویاں معدوم ہیں

۸۶۷ اور بھی قومیں ہیں ایسی جو نہیں ہیں حکمراں
علم و فن کے زور سے دنیا میں ہیں بونا و ماں

۸۶۸ ہے یہودی بے وطن کے پاس دولت کی کلید
طاقتیں مغرب کی اس کی ہو گئی ہیں زر خرید

۸۶۹ ہر عرب کی سلطنت اسکے سبب چکر میں ہے

خود عرب بکتے ہیں جا کر ایسی طاقت زیں ہے

۸۷۰ واقعات زندگی دنیا میں بے مقصد نہیں

ہر طرح اصلاح کرتا ہو وہ رب العالمین

۸۷۱ زندگی کی ہر مصیبت حقیقت میں علاج

ہو شمن اور سوس بدلتی ہیں روشِ رسم و رواج

۸۷۲ مختلف اشکال میں تنبیہ آتی ہے ہمیں

چاہئے ہشیار ہو کر درسِ عبرت اُس سے لیں

الحمد لله رب العالمين

الحمد لله رب العالمين

الحمد لله رب العالمين

الحمد لله رب العالمين

الحمد لله رب العالمين

الحمد لله رب العالمين

الحمد لله رب العالمين

الحمد لله رب العالمين

الحمد لله رب العالمين

الحمد لله رب العالمين

الحمد لله رب العالمين

الحمد لله رب العالمين

Ag.

سجدہ آدم کو کریں پیش خدا یہ کیوں ہوا

191

اس زمیں کی شان میں تھا نختہ پروردگار

199

بعد اسکے دی فرشتوں کو تکبر کی سزا

293

اس زمین و آسماں کو مت سمجھنا العین

294

للذين احسنوا في هذا الدنياء حسن

٢٤٥

اور یوں فی الصابرون اجر ہم ہر بے حساب

A 9 4

کسب روزی باریاضت مسلک منون ہے

۱۱ سورہ دخاں رکوع ۲

۷۱ سوده زمر رکوع ۲

27 11 11

۲۴ سورہ مخم رکوع ۲

مستطاب مستطاب مستطاب مستطاب

مستطاب مستطاب مستطاب مستطاب

مستطاب مستطاب مستطاب مستطاب

مستطاب مستطاب مستطاب مستطاب

مستطاب مستطاب مستطاب مستطاب

مستطاب مستطاب مستطاب مستطاب

مستطاب مستطاب مستطاب مستطاب

مستطاب مستطاب مستطاب مستطاب

مستطاب مستطاب مستطاب مستطاب

۹۰۴ قابل عزت ہیں ہمسائے بلا تفریق دیں !

احترام ان سب کا ہے فرمان رب العالمین

۹۰۵ حکم لا اکراہ فی الدین کار ہے ہر دم خیال

اکر واداری مذاہب کی طریق ذوالجلال

۹۰۶ منع ہے قرآن سے تو ہیں غیر ادیان کی

مائدہ سورہ میں یہ تاکید ہے نہ قرآن کی

۹۰۷ کجروی اقوام سے ممنوع ہے اسلام میں

صاف ہے یہ حکم قرآن سورہ نعام میں

۹۰۸ زندگی ایسی ہو جو قرآن کا فرمان ہے

یہ سمجھ لے پھر جزا احسان کی احسان ہے

۹۰۹ رب کی خوشنودی ہو تقویٰ اور نہ انصاف میں

چاہئے اخلاق میں یہ خوبیاں قائم رہیں

۹۱۰ غم استقلال کے آگے نہیں ہیں مشکلات

کردوبارہ نشان سے دنیا میں تعمیر حیات



ع ۱ سورۃ نساء، رکوع پادہ ۴) وَالْجَارِ الْجُنُبِ

ع ۲ پارۃ تلک الرسل بعد آیتہ الکرسی

ع ۳ پارۃ لایجبۃ کا آخر رکوع - وَلَا تَسْبُو الدِّینَ یَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ

ع ۴ رکوع ۲ - وَلَا یُجْرِمَنَّكُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ عَلٰی الْاِتْقَانِ

ع ۵ سورہ جن رکوع ۲ - هَلْ جَزَا الْاِحْسَانَ اِلَّا الْاِحْسَانَ

ع ۶ سورہ مائدہ رکوع ۱ پارۃ ۶ - اَعْدِلُوْهُوَ اقْرَبُ لِيْ التَّقْوٰی



**ALLAMA
IQBAL LIBRARY**

UNIVERSITY OF KASHMIR

**HELP TO KEEP THIS BOOK
FRESH AND CLEAN**